شراب کے احکام اور اس کے نقصانات پر مشتمل عبرت انگیز بیان

برائیوں کی ماں

پیشکش:
مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

SC1286

شراب کے احکام اور اس کے نقصانات پر مشتمل عبرت انگیز بیان

پیش کش

مرکزی مجلسِ شوریٰ

(دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحبک یاحبیب اللہ

نام بیان: **برائیوں کی ماں**

پیش کش: مرکزی مجلس شوریٰ (دعوت اسلامی)

سن طباعت: رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ بمطابق اگست ۲۰۱۱ء

ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

- ......کراچی: شہید مسجد، کھارادر باب المدینہ کراچی۔فون:021-32203311
- ......لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔فون: 042-37311679
- ......سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔فون:041-2632625
- ......کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔فون:058274-37212
- ......حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔فون:022-2620122
- ......ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔فون:061-4511192
- ......اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔فون:044-2550767
- ......راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔فون:051-5553765
- ......پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- ......خان پور: دُرّانی چوک نہر کنارہ۔فون:068-5571686
- ......نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔فون:0244-4362145
- ......سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔فون:071-5619195
- ......گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔فون:055-4225653

E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”شراب کے خلاف جنگ“ کے تیرہ حروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی ”13 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲ ،ج۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول:

❁ ......بِغیر اچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

❁ ......جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

《1》ہر بار حَمد و《2》صلوٰۃ اور《3》تعوُّذ و《4》تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے ان نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)《4》رِضائے الٰہی کیلئے اس رسالے کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا۔《5》حتَّی الوَسْع اِس کا باوُضُو اور《6》قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا《7》قرآنی آیات اور《8》احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا《9》جہاں جہاں "اللہ" کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ《10》اور جہاں جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا《11》اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، الحدیث: ۱۷۳۱ ،ج۲، ص ۴۰۷) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ رسالہ خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا《12》شیطان کے خلاف جنگ جاری رکھوں گا《13》کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (ناشرین کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

برائیوں کی ماں [1]

درودِ پاک کی فضیلت

ایک صوفی بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے **مِسْطَاح** نامی ایک شخص کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: "**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" بولا: "**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔" میں نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا: "ایک بار میں نے ایک حدیثِ پاک کے بہت بڑے عالِم سے عرض کی کہ مجھے کوئی حدیثِ پاک سند کے ساتھ لکھوا دیجئے۔ چنانچہ حدیثِ پاک لکھواتے ہوئے جب **سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی آیا تو **مُحَدِّث** صاحب نے درود پاک پڑھا، انہیں دیکھ کر میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا، جب وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں نے سنا تو انہوں نے بھی درودِ پاک پڑھا جس کی بَرَکت سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہم سب کو بخش دیا۔"

(القربة لابن بشکوال، الحدیث: ٦٣، ص ٦٦ دار الکتب العلمیة بیروت)

---

[1] ...... یہ بیان مبلغ دعوتِ اسلامی ونگران مرکزی مجلس شوریٰ حضرت مولانا محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں بروز جمعرات ۲۲ جنوری ۲۰۰۹ء بمطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ کو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ضروری ترمیم واضافے کے بعد پیشِ خدمت ہے۔

اَعمال نہ دیکھے یہ دیکھا محبوب کے کوچے کا ہے گدا

مولا نے مجھے یوں بخش دیا سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بلند آواز سے درود و سلام پڑھنے کی برکت سے تمام شرکائے اجتماع کی مغفرت ہوگئی تو نیت کر لیجئے کہ جب بھی تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع یا کسی بھی دینی اجتماع میں شرکت کروں گا تو موقع کی مناسبت سے بلند آواز سے درودِ پاک پڑھوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

برائیوں کی ماں

امیرُ المومنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے حُضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: **برائیوں کی ماں** (یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا تھا، ایک عورت اس کی محبت میں گرفتار ہوگئی اور اس کی طرف خادم کو کہلا بھیجا کہ گواہی کے سلسلے میں تمہاری ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا اور جس دروازے سے اندر داخل ہوتا وہ بند کر دیا جاتا یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین وجمیل عورت کے پاس جا پہنچا جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا جس

میں شراب تھی۔ وہ عورت بولی: ''میں نے تمہیں کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بلایا بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ تم اس لڑکے کو قتل کردو یا میری نفسانی خواہش کو پورا کردو یا پھر **شراب کا ایک جام پی لو،** اگر انکار کیا تو میں شور کروں گی اور تمہیں ذلیل ورسوا کردوں گی۔'' جب اس شخص نے دیکھا کہ چھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو **شراب پینے پر راضی ہوگیا۔** عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے (نشے میں جھومتے ہوئے) مزید شراب مانگی، **وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ نہ صرف اس عورت** کے ساتھ منہ کالا کیا بلکہ لڑکے کو بھی قتل کردیا۔ شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: ''پس تم شراب سے بچتے رہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بے شک ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی ایک ہی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے، (اگر کوئی ایسا کرے گا تو) ایمان و شراب میں سے ایک، دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، الحدیث: ۵۳۲۴، ج۷، ص۳۶۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اس عابد سے جب بدکاری کا کہا گیا تو اِس نے منع کیا کہ نہیں نہیں میں یہ نہیں کرسکتا۔ قتل کا کہا گیا تو بولا کہ میں یہ بھی نہیں کرسکتا لیکن جب یہ کہا گیا کہ اگر یہ دونوں کام نہیں کرسکتا تو صرف شراب ہی پی لے۔ نادان عابد سمجھا کہ شراب پینے سے دونوں خطرناک کاموں یعنی بدکاری اور قتل سے جان چھوٹ جائے گی۔ چُنانچہ اس نے شراب پی لی تو اس کی نحوست سے

بدکاری بھی کرلی اور قتل بھی۔ حقیقت میں اس عابد نے گناہوں کی چابی کواختیار کر لیا تھا، شراب پینے کے ایک گناہ کواختیار کرنے سے کئی گناہوں کے دروازے کھل گئے۔ شراب کی انہی خرابیوں کی وجہ سے اسلام نے اسے ہمیشہ کے لئے حرام قرار دیا ہے مگر ہمارے معاشرے میں جہاں دوسری بے شمار برائیاں پنپ رہی ہیں اِن میں سے شراب نوشی ایک وبا کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے جس نے معاشرے کا چہرہ تک مسخ کر دیا ہے۔ یہ حرام کام پہلے وقتوں میں بھی نافرمان لوگ کیا کرتے تھے مگر چھپ کر شراب پیتے تا کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ چنانچہ،

بوتل میں شراب تھی یا سرکہ؟

مروی ہے کہ امیرُالمومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک بار مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ اچانک آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک نوجوان کو دیکھا جس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: "اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا چھپا رکھا ہے؟" اس بوتل میں شراب تھی، نوجوان نے شرمندگی محسوس کی کہ وہ امیرالمومنین کو یہ کیسے بتائے کہ اس بوتل میں شراب ہے۔ چنانچہ اس نے فوراً دل ہی دل میں دعا کی: "یااللہ! مجھے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرمانا، آج میری پردہ پوشی فرمالے آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا۔" اس کے بعد نوجوان نے

عرض کیا: "اے امیر المومنین! یہ سرکہ (کی بوتل) ہے۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ! جب اس نے وہ بوتل آپ کے سامنے کی اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے دیکھا تو وہ واقعی سرکہ تھا۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص ۲۷۔۲۸)

تو نے دنیا میں بھی عیبوں کو چھپایا یا خدا
حشر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تو ستّار ہے

مخلوق کا ڈر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ پہلے زمانے میں گناہگار بندے اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ ان کے گناہ سے آگاہ ہوجائیں گے اور انہیں ان کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ اگر کبھی ایسا موقع آتا تو وہ بارگاہِ ربّ العزت میں اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کے لیے عاجزی وانکساری سے گڑگڑاتے ہوئے توبہ کرلیتے جیسا کہ اس نوجوان نے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ڈر سے خلوصِ دل سے توبہ کی تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کی توبہ کو قبول کرتے ہوئے اس کی شراب کو سرکہ میں بدل دیا تاکہ کوئی اس کے گناہوں سے آگاہ نہ ہو پائے کیونکہ جب کوئی گناہوں پر شرمندہ ہوکر توبہ کرتا ہے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی نافرمانیوں کی شراب کو فرمانبرداری کے سرکے سے بدل دیتا ہے۔ مگر ہائے افسوس! صد افسوس! ایک وہ دور تھا جب نگاہوں میں دوسروں کا پاس لحاظ تھا اور

شراب پی جاتی تو ڈر ہوتا کوئی دیکھ نہ لے اور ایک آج کا دور ہے جس میں بے حیائی اس قدر عام ہوچکی ہے کہ اب سرِ عام شراب نوشی کی محفلیں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ اپنا مقام (Status) برقرار رکھنے یا دکھانے کے لئے اہم تقریبات میں شراب کا خاص اِہتمام کرتے ہیں جس سے آج کی نوجوان نسل شراب کی عادی ہوتی جارہی ہے۔ مرد تو مرد، عورتیں بھی اس کا شکار ہوچکی ہیں۔ ایک مسلمان کا کسی کے لئے یوں سرِ عام شراب کا اہتمام کرنا حرام ہے خواہ وہ خود نہ بھی پیتا ہو اور جس کو معلوم ہو کہ اس دعوت میں شراب کا دور بھی ہوگا تو اسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب پی جائے۔ (سنن ابی داود، کتاب الاطعمة، باب ما جاء في الجلوس علی مائدة علیها بعض ما یکره، الحدیث: ۳۷۷۴، ج ۳، ص ۴۸۹ ملتقطا) اور حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس دسترخوان پر مت بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہے۔“

(سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء في دخول الحمام، الحدیث: ۲۸۱۰، ج ۴، ص ۳۶۶ ملتقطا)

پس جس محفل و پارٹی کے بارے میں معلوم ہو کہ اس میں شراب کے جام چھلکیں گے اس میں ہرگز شرکت نہ کی جائے ورنہ عذابِ نار کے مستحق ہوجائیں گے۔ جیسا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ

عبرت نشان ہے: ''جولوگ دنیا میں کسی نشہ کرنے والے کے پاس جمع ہوتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سب کو آگ میں جمع فرمائے گا تو وہ ایک دوسرے کے پاس ملامت کرتے ہوئے آئیں گے، ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے میری طرف سے اچھا بدلہ نہ دے تو نے ہی مجھے اس جگہ پہنچایا۔'' تو دوسرا بھی اسی طرح جواب دے گا۔'' (کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۵)

اگر کوئی پارٹی میں شراب کے اہتمام کے مُتعلّق یہ عذر پیش کرے کہ یہ شراب تو اس کے ہاں آنے والے غیر مسلموں کے لئے ہے تو اسے حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا یہ قول یاد رکھنا چاہئے کہ '' کافر یا بچہ کو شراب پلانا بھی حرام ہے اگر چہ بطور علاج پلائے اور گناہ اسی پلانے والے کے ذمہ ہے''۔ (الھدایۃ، کتاب الأشربۃ، ج ۲، ص ۳۹۸) ''بعض مسلمان انگریزوں کی دعوت کرتے ہیں اور شراب بھی پلاتے ہیں وہ گنہگار ہیں اس شراب نوشی کا وبال انہی پر ہے۔'' (بہارِ شریعت، اشربہ کا بیان، ج ۳، ص ۶۷۲)

شراب نوشی کی محافل:

ہمارے ملک میں نیو ایئر نائٹ پر ہونے والی فحاشی وعیاشی کا اندازہ کرنے کے لیے ایک خبر کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے: ''گزشتہ روز شدید سردی کے باوجود نئے سال کے آغاز کی خصوصی محفلوں کا اہتمام ہوا۔ جہاں ناچ گانے کے پروگرام کے

علاوہ جام سے جام ٹکراتے رہے۔لاہور میں مال روڈ اور فَورٹریس اسٹیڈیم کے علاقوں میں نوجوان نعرے بازی کرتے رہے۔ دوسری جانب نیو ایئر نائٹ پر صوبائی دارالحکومت کے کسی بھی اہم اور غیر اہم ہوٹل میں کمرہ دستیاب نہ تھا۔مختلف تنظیموں اور اُمَرا نے اپنی خفیہ محفلیں سجانے کے لیے کئی روز پہلے ہی کمرے بک کروا لیے تھے۔ پولیس نے درجنوں شرابی گرفتار کر کے ان سے بوتلیں برآمد کیں۔"

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

احکامِ خداوندی سے کھلی جنگ:

7 رمضان المبارک 1428 ہجری بمُطابق 21 ستمبر 2007 باب المدینہ (کراچی) کی ریلوے کالونی کے رہائشی چند نوجوانوں نے رقص وسُرود کی ایک محفل سجانے کا پروگرام بنایا۔محفل میں ناچ گانے کے ساتھ شراب وکباب کا بندوبست بھی تھا۔ دوست یار مل کر یہ تقریباً 40 نوجوان تھے۔شام کے سائے گہرے ہوتے ہی مصنوعی روشنیوں نے جب کراچی کی اس کالونی میں چراغاں کر دیا اور چاروں طرف سے لوگ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونے کے لئے مساجد کا رخ کرنے لگے تو ان نوجوانوں نے اکٹھے ہو کر ناچ گانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ شراب

کے جام چھلکانے لگے۔ اس طرح انہوں نے پوری کالونی میں وہ اُودھم مچایا کہ خدا کی پناہ۔ اس دوران چند نوجوان شراب کے نشے میں دُھت ہو کر لڑکھڑائے اور دھڑام سے نیچے گر گئے۔ دوسرے نوجوانوں نے ان کے گرنے پر ایک زور دار قہقہہ لگایا اور ساتھ ہی شراب کا دور تیز کر دیا۔

یوں جام پر جام بنتے رہے، رقص ہوتا رہا اور نوجوان دنیا و مافیہا سے بے نیاز اس محفل کے رنگ میں رنگتے چلے گئے۔ رات گہری ہونے کے ساتھ ساتھ نوجوان شراب پیتے جاتے اور تھرتھراتے و کانپتے ہوئے فرش پر گرتے جاتے یہاں تک کہ فرش پر ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اچانک ایک دوست نے دوسرے سے پوچھا: "ان سب کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ سب کیوں سو گئے ہیں؟" دوسرے نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے دوستوں کو فرش پر پڑے دیکھا اور اس کے بعد اپنے دوست کی طرف دیکھا تو دونوں معاملے کی نوعیت کو بھانپ گئے۔ لہٰذا انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی اور جب پولیس محفل میں پہنچی تو 27 نوجوان فرش پر تڑپ تڑپ کر جان دے چکے تھے جبکہ جو زندہ بچے تھے وہ بھی بری طرح تڑپ رہے تھے۔ پولیس نے فوری طور پر زندہ بچ جانے والوں کو ہسپتال پہنچا دیا۔ یوں ریلوے کالونی میں رمضان کے مُقدّس مہینے میں سجنے والی رقص و سرود کی محفل موت کی محفل بن گئی اور **36** نوجوان زہریلی شراب کے گھاٹ چڑھ گئے۔

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

اگر ہم اپنے اِرد گرد دیکھیں تو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ شراب نوشی، بدکاری اور فحاشی اس معاشرے کا حصہ بن چکی ہے۔ آج ہمارے ملک کا کونسا ایسا شہر ہے جس میں شراب دستیاب نہ ہو جس میں لوگ فخر سے اپنی بدکاری کا ذکر نہ کرتے ہوں اور جس میں آپ کو سڑکوں، بازاروں اور دکانوں پر فحاشی اور عریانی دکھائی نہ دیتی ہو۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ہمارے ملک میں 27 ایسی کمپنیاں موجود ہیں جو بیرونِ ملک سے شراب برآمد کرتی ہیں اور مختلف شہروں میں کھلے عام فروخت کرتی ہیں۔ شراب ہمارے معاشرے میں اس قدر سرایت کر چکی ہے کہ ہماری شادی بیاہ اور امتحان سے پاس ہونے کی تقریبات تک میں شراب پی اور پلائی جاتی ہے۔

ناچ گانا ہماری شادیوں کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے جبکہ شریف سے شریف گھرانے بھی شادی بیاہ کی تقریبات میں اپنی بچیوں کو سر ننگا کرنے اور ناچنے کودنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ نہ صرف آج ہمارا

ملک فحاشی کے سیلاب میں بہہ رہا ہے بلکہ شراب بھی سرعام بیچی اور پینے کے ساتھ ساتھ پلائی بھی جاتی ہے، لوگ اس قدر نڈر اور بے خوف ہو چکے ہیں کہ وہ رمضان کے بابرکت مہینے میں بھی شراب نوشی کی محافل کے قیام سے باز نہیں آتے۔ ذرا غور کیجئے کہ کیا یہ احکامِ خداوندی کی کھلی توہین نہیں؟ یقیناً یہ سراسر نافرمانی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کھلی جنگ ہے۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہُنود
یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ایک گناہ (10) عیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندہ گناہ تو ایک ہی کرتا ہے مگر اس نادان کو یہ معلوم نہیں کہ اس کا یہ ایک گناہ اپنے اندر دس عیب چھپائے ہوئے ہے۔ چنانچہ، منقول ہے کہ ایک گناہ میں دس عیوب ہوتے ہیں:

﴿1﴾...... جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس خدائے خالق و برتر کو ناراض کرتا ہے جس کو اس پر ہر وقت قدرت حاصل ہے۔

﴿2﴾...... ایسی ذات کو خوش کرتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل ہے یعنی شیطان لعین اور جو اس کا بھی دشمن ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بھی۔

﴿3﴾...... نہایت اچھے مقام یعنی جنت سے دور ہو جاتا ہے۔

﴿4﴾...... بہت برے مقام یعنی دوزخ کے قریب ہو جاتا ہے۔

﴿5﴾......وہ اس نفس پر ظلم کرتا ہے جو اس کو سب سے زیادہ پیارا ہوتا ہے یعنی خود اپنے آپ پر۔

﴿6﴾......وہ خود کو ناپاک کر لیتا ہے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کو پاک وصاف پیدا کیا تھا۔

﴿7﴾......اپنے ان ساتھیوں کو ایذا دینے کا باعث بنتا ہے جو اس کو کبھی تکلیف نہیں دیتے یعنی وہ فِرِشتے جو اس کے مُحافظ ہیں۔

﴿8﴾......اپنی گناہگاری پر زمین وآسمان، رات ودن اور مسلمان بھائیوں کو گواہ بنا کر انہیں تکلیف پہنچانے کا سبب بنتا ہے۔

﴿9﴾......اپنے گناہ کے سبب اپنے آقا ومولا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

﴿10﴾......تمام مَخلوقاتِ الٰہی سے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے خواہ انسان ہو یا دیگر مخلوق۔ انسانوں کی خیانت یہ ہے کہ اگر کسی معاملہ میں اس سے گواہی لینے کی ضرورت پڑے تو اس گناہ کی وجہ سے اس کی گواہی قبول نہ کی جائے گی اور دیگر مخلوقات کی خیانت یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں کی وجہ سے تمام مخلوق پر آسمان سے بارش بند ہو جاتی ہے۔

لہٰذا بندے کو گناہوں سے بچنا چاہیے کیونکہ بندہ گناہ کر کے اپنی ہی جان پر ظُلم کرتا ہے۔ (تذکرۃ الواعظین، الباب السادس والعشرون، ص۲۹۷ تا ۲۹۹)

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے
یہ تیرا ہی تو ہے کرم یا الٰہی
بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ ! ناکام ہم یا الٰہی

شراب کسے کہتے ہیں؟

آیئے! اب یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ شراب کیا ہے اور اسلام میں اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' جلدسوم **صَفْحَہ** 671 پر **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ لغت میں پینے کی چیز کو شراب کہتے ہیں اور اِصطلاحِ فُقَہا میں شراب اسے کہتے ہیں جس سے نشہ ہوتا ہے، اس کی بہت قسمیں ہیں، خَمر انگور کی شراب کو کہتے ہیں یعنی انگور کا کچا پانی جس میں جوش آجائے اور شدت پیدا ہو جائے۔ امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں جھاگ پیدا ہو اور کبھی ہر شراب کو مجازاً خمر کہہ دیتے ہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الاشربۃ، الباب الاول فی تفسیر الاشربۃ......إلخ، ج۵، ص ۴۰۹، درمختار، کتاب الاشربۃ، ج ۱۰، ص ۳۲)

امام حافظ محمد بن احمد ذہبی (مُتوفّٰی ۷۴۸ھ) "کتاب الکبائر" میں فرماتے ہیں کہ ہراس شے کو خَمر کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ دے چاہے وہ تر ہو یا خشک، کھائی جاتی ہو یا پی جاتی ہو۔ (کتاب الکبائر، ص ۹۲)

خَمر کو خَمر کہنے کا سبب:

حضرت سیدنا امام ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی (متوفّٰی ۹۷۴ھ) اپنی کتاب "اَلزَّوَاجِر عَنْ اِقْتِرَافِ الکَبَائِر" میں فرماتے ہیں کہ خَمر کو خَمر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عقل کو ڈھانپ یعنی چھپا لیتی ہے، عورت کی اوڑھنی کو بھی خِمَار اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ اس کے چہرے کو چھپا لیتی ہے۔ نیز خَامِر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اپنی گواہی چھپا لیتا ہے۔ ایک قول کے مطابق شراب کو خَمر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ شدّت اختیار کرنے تک ڈھانپ دی جاتی ہے، حدیثِ پاک کے یہ الفاظ اسی سے ہیں: ''خَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ'' یعنی اپنے برتن ڈھانپو۔ (صحیح البخاری، کتاب الاشربۃ، باب تغطیۃ الاناء، الحدیث: ۵۶۲۳، ج ۳، ص ۵۹۱، ملتقطاً) بعض اہلِ لُغت کہتے ہیں کہ اسے خَمر کہنے کا سبب یہ ہے کہ یہ عقل کو خَلَط مَلَط کر دیتی ہے، اسی سے عربوں کا یہ قول ہے: ''خَامَرَہٗ دَاءٌ'' یعنی بیماری نے اسے خَلَط مَلَط کر دیا۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۲، ص ۲۹۲)

شراب کا حکم:

حضرت سیِّدُنا امام اَبُو نُعَیم اَحْمَد بِنْ عَبْدُ اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہٗ

النّوْرَانِی نے ''حِلْیَۃُ الاَوْلِیَاء'' میں نقل فرمایا ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں ایک مٹکے میں جوش مارتی ہوئی (نشہ آور) نبیذ لائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسے دیوار پر دے مارو کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔'' (حلیۃ الاولیاء، ابوعمرو الاوزاعی، الحدیث: ۸۱۴۸، ج۶، ص ۱۵۹)

حضور نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بیان ہے: ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام، الحدیث: ۲۰۰۳، ص ۱۱۰۹) اور ایک روایت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔'' (المرجع السابق)

شراب کی کمائی کا حکم:

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح اس کا بیچنا اور اس کی کمائی کھانا بھی حرام ہے۔ چنانچہ،

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شراب اور اس کی قیمت (یعنی کمائی)، مردار اور اس کی کمائی، خنزیر اور اس کی کمائی کو حرام قرار دیا ہے۔'' (سنن ابی داود، کتاب الاجارۃ، باب فی ثمن الخمر والمیتۃ،

الحدیث: ۳۴۸۵، ج ۳، ص ۳۸۶) اور ایک روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہودیوں پر (گردوں، آنتوں اور معدے کی) چربی کھانا حرام کی تو انہوں نے اسے بیچ کر اس کی کمائی کھائی، پس جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی قوم پر کوئی چیز حرام کرتا ہے تو اس کی کمائی بھی ان پر حرام کر دیتا ہے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الاجارۃ، باب فی ثمن الخمر والمیتۃ، الحدیث: ۳۴۸۸، ج ۳، ص ۳۸۷ ملتقطا)

شراب حرام ہے تھوڑی ہو یا زیادہ:

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر، الحدیث: ۳۶۸۱، ج ۳، ص ۴۵۹)

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس شے کا ایک فَرَق (سولہ رطل کے برابر ایک پیمانہ) نشہ دے اس کا چُلّو بھر بھی حرام ہے۔'' (جامع الترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام، الحدیث: ۱۸۷۳، ج ۳، ص ۳۴۳ ملتقطا)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1157 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد سوم **صَفْحَہ 672** پر **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں

کہ خمر حرام بِعینہٖ ہے اس کی حرمت نصِ قطعی ① سے ثابت ہے اور اس کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اس کا قلیل وکثیر سب حرام ہے اور یہ پیشاب کی طرح نجس ہے اور اس کی نجاست غلیظہ ہے جو اس کو حلال بتائے کافر ہے کہ نصِ قرآنی کا منکِر ہے مسلم کے حق میں یہ **مُتَقَوِّم** نہیں یعنی اگر کسی نے مسلمان کی یہ شراب تلف (ضائع) کر دی تو اس پر ضمان نہیں اور اس کو خریدنا صحیح نہیں اس سے کسی قسم کا **اِنْتِفَاع** (نفع اٹھانا) جائز نہیں نہ دوا کے طور پر استعمال کر سکتا ہے نہ جانور کو پلا سکتا ہے نہ اس سے مٹی بھگو سکتا ہے نہ حُقْنہ ② کے کام میں لائی جا سکتی ہے، اس کے پینے والے کو حد ماری جائے گی اگر چہ نشہ نہ ہوا ہو۔ (الدرالمختار، کتاب الأشربة، ج ۱۰، ص ۳۳، وغیرہ)

جانوروں کے زخم میں بھی بطورِ علاج اس کو نہیں لگا سکتے۔ (الفتاوی الهندية، کتاب الأشربة، الباب الاول فی تفسیرہ......إلخ، ج ۵، ص ۴۱۰) شیرۂ انگور کو پکایا یہاں تک کہ دو تہائی سے کم جل گیا یعنی ایک تہائی سے زیادہ باقی ہے اور اس میں نشہ ہو یہ بھی حرام اور نجس ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الأشربة، ج ۱۰، ص ۳۶) رُطب یعنی تر کھجور کا پانی اور مُنقّٰی کو پانی میں بھگویا گیا جب یہ پانی تیز ہو جائے اور جھاگ پھینکے یہ بھی حرام نجس ہیں۔ (المرجع السابق، ص ۳۷) شہد، انجیر، گیہوں، جَو وغیرہ کی شرابیں بھی حرام ہیں (الدرالمختار،

---

① ......نصِ قطعی سے مراد وہ دلیل ہے جو قرآنِ پاک یا حدیثِ مُتواتَرہ سے ثابت ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت، ج ۱، ص ۲۰۴)

② ......کسی دوا کی بتی یا پچکاری مَقعد میں چڑھانا۔

کتاب الأشربة،ج ١٠، ص ٤٠،٣٩) مثلاً یہاں ہندوستان میں مہوے (ایک درخت جس کے پتے سرخ، زردی مائل، خوشبودار اور پھل گول چھوہارے کی مانند ہوتا ہے) کی شراب بنتی ہے جب ان میں نشہ ہو حرام ہیں۔ (بہارِ شریعت، اشربہ کا بیان، ج ٣، ص ٦٧٢)

خمر (شراب) کے متعلق آٹھ احکام:

ملا احمد جیون حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ''تفسیراتِ احمدیہ'' میں خمر (شراب) کے بارے میں آٹھ احکام ذکر کئے ہیں۔ جو یہ ہیں:

﴿1﴾...... ہمارے نزدیک خمر (شراب) بِعینہ حرام ہے۔ اس کی حرمت نشہ پر موقوف ہے نہ نشہ اس کے حرام ہونے کی علت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا نشہ حرام ہے کیونکہ یہی فساد کا باعث بنتا ہے اور اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے۔ یہ خیال ہمارے نزدیک کفر ہے کیونکہ یہ کتابُ اللہ کا انکار ہے اللہ تعالٰی نے خمر (شراب) کو رِجْس کہا ہے اور رِجْس حرام لِعَیْنِہٖ ہوتا ہے اسی پر امت کا اجماع ہے اور سنت سے بھی یہی ثابت ہے۔ لہٰذا خمر (شراب) حرام لِعَیْنِہٖ ہے۔

﴿2﴾......خمر (شراب) پیشاب کی طرح نجاستِ غلیظہ ہے کیونکہ یہ دلیل قطعی سے ثابت ہے۔

﴿3﴾......مسلمان کے لئے اس کی کوئی قیمت نہیں یعنی اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی

شراب ضائع کر دے یا غَصب کر لے تو اس پر کوئی ضمان نہیں، اس کی خرید و فروخت جائز نہیں کیونکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِہانت کی وجہ سے اسے نجس قرار دیا ہے لہٰذا اس کی قیمت لگانا گویا اسے عزت دینا اور اہانت سے نکالنا ہے اگرچہ صحیح قول کے مطابق یہ بھی مال ہے۔

﴿4﴾......خمر (شراب) سے نفع اٹھانا حرام ہے کیونکہ یہ نجس ہے اور نجس شے سے نفع حرام ہوتا ہے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے بھی اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔

﴿5﴾......خمر (شراب) کو حلال جاننا کُفر ہے کیونکہ یہ دلیل قطعی کا انکار ہے۔

﴿6﴾......خمر (شراب) پینے والے پر حد جاری ہوگی خواہ اسے نشہ نہ بھی ہو۔

﴿7﴾......خمر (شراب) بننے کے بعد مزید پکانے سے اس میں فرق نہیں پڑتا یعنی یہ بدستور حرام ہی رہتی ہے۔

﴿8﴾......البتہ! ہمارے (احناف) کے نزدیک اسے سرکہ میں تبدیل کرنا جائز ہے۔

(التفسيرات الاحمدية، المائدة، مسئلة حرمة الخمر والميسر، ص ٣٦٩)

حُرمتِ شراب پر علامہ شامی کے دس دلائل:

علامہ شامی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شراب کی حرمت پر دس دلائل ذکر کئے ہیں۔ جو یہ ہیں:

﴿1﴾......شراب کا ذکر جوئے بت اور جوئے کے تیروں کے ساتھ کیا ہے اور یہ سب حرام ہیں۔

﴿2﴾......شراب کو ناپاک فرمایا اور ناپاک چیز حرام ہوتی ہے۔

﴿3﴾......شراب کو عملِ شیطان فرمایا اور شیطانی عمل حرام ہے۔

﴿4﴾......شراب سے بچنے کا حکم دیا اور جس سے بچنا فرض ہو اس کا ارتکاب حرام ہوتا ہے۔

﴿5﴾......فلاح (کامیابی) کو شراب سے بچنے کے ساتھ مشروط ٹھہرایا۔ اس لیے اِجتناب فرض اور اِرتکاب حرام ہوا۔

﴿6﴾......شراب کے سبب سے شیطان آپس میں عداوت (دشمنی) ڈالتا ہے اور عداوت حرام ہے اور جو حرام کا سبب ہو وہ بھی حرام ہی ہے۔

﴿7﴾...... شراب کے سبب سے شیطان بُغض (نفرت) ڈالتا ہے اور بغض حرام ہے۔

﴿8﴾......شراب کے سبب شیطان **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے روکتا ہے اور **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے روکنا حرام ہے۔

﴿9﴾......شراب کے سبب شیطان نماز سے روکتا ہے اور جو نماز سے رکاوٹ کا سبب ہو اس کا ارتکاب حرام۔

﴿10﴾...... **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ نے اِستفہامیہ (سوالیہ) انداز میں شراب سے منع فرمایا کہ کیا تم باز آنے والے نہیں ہو، اس سے بھی حرمت کا پتا چلتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الاشربۃ، ج ۱۰، ص ۳۳)

شراب کب حرام ہوئی؟

صدرُالافاضل حضرتِ علامہ مولینا سیّد محمد نعیمُ الدین مرادآبادی علیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھَادِی ''**خزائنُ العرفان**'' میں فرماتے ہیں کہ شراب تین ہجری میں غزوۂ احزاب سے چندروز بعد حرام کی گئی۔ (خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الایۃ: ۲۱۹)

''شراب'' کے مُتعلّق نازل ہونے والی 4 آیاتِ مبارکہ:

زمانۂ جاہلیت میں شراب عام تھی، مذہبی یا معاشرتی طور پر اسے برا نہیں سمجھا جاتا تھا، اس لئے اکثر لوگ اس کے عادی تھے، اسلام نے تدریجاً شراب کی برائی کو بیان کیا اور آخرکار اس کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد دوم **صَفحہ** 545 تا 547 پر ہے: ''علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت کے متعلق 4 آیات نازل ہوئیں۔ پہلے ارشاد فرمایا:

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًاؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ﴿۶۷﴾ (پ ۱۴، النحل: ۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق بیشک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو۔

مسلمان پھر بھی شراب پیتے رہے اس لئے کہ یہ ان کے لئے حلال تھی پھر امیرُ المومنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیِّدُ نا معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وغیرہ جیسے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں شراب کے بارے میں فتویٰ دیجئے کیونکہ یہ عقل کوختم کرنے والی اور مال کو ضائع کرنے والی ہے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ حکم نازل ہوا:

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب کی حرمت کی طرف توجہ دلا رہا ہے، لہٰذا جس کے پاس شراب ہو تو اسے بیچ دے۔''

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، باب تحریم بیع الخمر، الحدیث: ۱۵۷۸، ص ۸۵۱ ملتقطاً)

کچھ لوگوں نے اس فرمان اِثْمٌ كَبِیْرٌ (بڑا گناہ ہے) کی وجہ سے شراب چھوڑ دی اور کچھ اس فرمان مَنَافِعُ لِلنَّاسِ (لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی) کی وجہ سے پیتے رہے یہاں تک کہ ایک بار حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھانا

تیار کر کے کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دعوت دی اور انہیں شراب بھی پیش کی، انہوں نے شراب پی تو ہوش میں نہ رہے، نمازِ مغرب کا وقت ہوا تو ان میں سے ایک صحابی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور انہوں نے ان آیاتِ مبارکہ: ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ (پ۳۰، الکافرون: ۲، ۱)﴾[1] میں لَاۤ اَعْبُدُ کے بجائے اَعْبُدُ پڑھا، یعنی اَعْبُدُ سے پہلے حرفِ لَا کو چھوڑ دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (پ۵، النساء: ۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو۔

پس نماز کے اوقات میں نشہ حرام ہو گیا اور جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو کچھ لوگوں نے اپنے اُوپر شراب حرام کر لی اور کہا: ''اس چیز میں کوئی بھلائی نہیں جو ہمارے اور نماز کے درمیان حائل ہو جائے۔'' اور کچھ لوگوں نے صرف نماز کے اوقات میں شراب پینا چھوڑی، ان میں سے کوئی شخص نمازِ عشا کے بعد شراب پیتا تو صبح تک اس کا نشہ زائل ہو چکا ہوتا اور فجر کی نماز کے بعد شراب پیتا تو ظہر کے وقت تک ہوش میں آ جاتا۔

---

[1] ......ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ! اے کافرو! نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو۔

ایک بار حضرت سیِّدُنا عِتْبان بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسلمانوں کو دعوت دی اور کھانے میں انہوں نے ان کے لئے اونٹ کا سر بھُونا، سب نے مل کر اسے کھایا اور شراب بھی پی یہاں تک کہ ان پر نشہ طاری ہوگیا، پھر آپس میں فخر کرنے اور برا بھلا کہنے لگے اور اشعار پڑھنے لگے پھر کسی نے ایک ایسا قصیدہ پڑھا جس میں انصار کی ہجو تھی اور اس کی قوم کے لئے فخر تھا تو ایک انصاری نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لی اور ایک صحابی کے سر پر دے ماری، وہ شدید زخمی ہو گئے اور سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس انصاری کی شکایت کی تو امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ ربُّ العزّت میں عرض کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں شراب کے متعلق واضح حکم عطا فرما۔" پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ حکم نازل فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں

وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔ (پ۷، المائدۃ: ۹۰، ۹۱)

یہ حکم غزوۂ اَحزاب کے کچھ دن بعد نازل ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم اس سے رُک گئے۔''

(معالم التنزیل للبغوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۹، ج ۱، ص ۱۴۰)

بتدریج حرمت میں حکمت:

حضرت سیّدُنا امام فخرُالدین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی نقل فرماتے ہیں کہ ''اس ترتیب پر حرمت واقع کرنے میں حکمت یہ تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا تھا یہ لوگ شراب نوشی کے بہت دلدادہ ہیں اور انہیں اس سے بہت زیادہ نفع بھی حاصل ہوتا ہے، اگر انہیں ایک ہی حکم سے منع کیا گیا تو یہ ان پر گراں گزرے گا، لہٰذا اُن پر شفقت فرماتے ہوئے درجہ بدرجہ حرمت نازل فرمائی۔''

(التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ ۲۱۹، ج ۲ ص ۳۹۶)

پیارے اسلامی بھائیو! شراب کے بتدریج حرام ہونے سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پاکی وطہارت کا درس دیا گیا تاکہ شراب کے مفاسد اور نقصانات کا احساس خود بخود ان کے دلوں میں پیدا ہو اور وہ اس سے نفرت کرنے لگیں اور جب چند ایسے واقعات رونما ہوئے جن کا

سبب شراب پی تو اس کی خرابی کا احساس ہر دل میں ہونے لگا اور آخر اس کے حرام ہونے کا قطعی حکم نازل ہوا۔

سرکار کی پسند:

شبِ معراج اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں دو پیالے پیش کئے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ پھر اختیار دیا گیا کہ ان میں سے کوئی ایک پسند فرمالیں، پس سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ پسند فرمایا تو عرض کی گئی: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فطرت کو پسند کیا ہے کیونکہ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شراب پسند فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت گمراہی کا شکار ہو جاتی۔“ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الإسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی السموات وفرض الصلوات، الحدیث: ۱۶۹، ص ۱۰۴ مختصراً۔ صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی۔۔۔الخ، الحدیث: ۳۳۹۴، ج ۲، ص ۴۳۷)

اعلیٰ حضرت کے والد ماجد مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے شراب کے متعلق عبرت انگیز مدنی پھول:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ”اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَۃِ اَلَمْ نَشْرَحْ“ معروف بہ ”انوارِ جمالِ مُصطفٰے“ میں فرماتے ہیں: ”شراب مورثِ (باعث)

غفلت ہے اور غفلت منشائے ذلالت ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ شرابی کا جدھر منہ اٹھتا ہے چلا جاتا ہے تو جسے نشے میں راہِ ظاہر نظر نہیں آتی راہِ باطن کب نظر آئے گی؟ اور اگر ذلالت سے محبتِ دنیا مراد لیں تو اس کی مُناسبت شراب سے نہایت ظاہر ہے کہ جس طرح شراب آدمی کو مدہوش کرتی ہے اسی طرح محبتِ دنیا انسان کو خدا سے غافل اور فکرِ آخرت سے مُعَطّل کر دیتی ہے اور جس طرح اس کی زیادتی سے سر گھومتا و چکراتا ہے اسی طرح جو شخص دنیا میں زیادہ ملوث ہوتا ہے ہمیشہ سرگرداں رہتا ہے اور جس طرح شراب کی نسبت وارد ہے کہ شراب سب برائیوں کی کنجی ہے اسی طرح محبتِ دنیا کے لئے آیا کہ وہ بھی ہر گناہ کا مبدا (اصل) ہے۔

شراب ہم شکلِ سَراب [1] ہے جس طرح آدمی سراب کے پاس پہنچ کر اپنی جہالت پر مُتَنَبِّہ ہوتا ہے اسی طرح شرابی جب شراب پی کر بہکتا ہے تو لوگ اس پر ہنستے ہیں، جب ہوش میں آتا ہے تو اپنی حماقت پر نادِم ہوتا ہے۔

شراب اور سراب میں فرق:

شراب اور سراب کے الفاظ میں تین نقطوں کا فرق ہے جو عبرت کے تین مدنی پھولوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

﴿1﴾ ......سراب کی ندامت کچھ لمحوں کی ہوتی ہے جبکہ شراب کی ندامت

---

[1] ......صحراء میں چمکنے والی ریت جس سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے۔

تینوں عالَم میں باقی رہتی ہے یعنی شرابی دنیا میں بے اِعتبار، برزخ میں ذلیل وخوار اور قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوگا۔

﴿2﴾ ......لفظِ ''شراب'' دو لفظوں سے مل کر بنا ہے شر یعنی (سراسر برائی) اور آب (پانی)۔ پس شراب ایک ایسا بُرا پانی ہے جس میں شر ہی شر ہے اور شر کا انجام ہمیشہ بدتر ہوتا ہے۔

﴿3﴾ ......عَرَبی میں شراب کو **خَمر** کہتے ہیں۔ ''**خا**'' سے مراد خُبث، ''**میم**'' سے مراد ''**مَقِیت**'' (قابلِ نفرت) اور ''**را**'' سے مراد رَدّ ہے۔ گویا اس ترکیب سے شرابی خبیث، دشمنِ خدا اور مردود ہے۔ سچ ہے شراب **اُمُّ الْخَبَائِث** ہے جو اس کو پیتا ہے مَقْہور و مردود ہو جاتا ہے۔

(انوارجمال مصطفےٰ، ص ۲۸۰)

حُرمت کا نفاذ:

جن لوگوں کے رگ و پے میں شراب پانی کی طرح دوڑا کرتی تھی جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ اسے پینا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی مول لینا ہے تو انہوں نے اسے گلیوں میں پانی کی طرح بہایا کہ کئی دنوں تک اس کی بُو آتی رہی مگر کسی نے شراب پینے کی جرأت نہ کی بلکہ ایک روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

مدینۂ منورہ کے تمام لوگوں کی شراب کو ایک جگہ جمع فرمایا اور اسے اپنے دست اقدس سے بہادیا۔ چنانچہ،

حضرت **عبد اللّٰہ** بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے منقول ہے کہ ایک بار میں مسجد میں محبوب ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھا، اچانک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس کے پاس جس قدر شراب ہو میرے پاس لے آئے۔“ پس یہ سننا تھا کہ سب صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان گھروں کو چل دیئے اور جس قدر شراب ان کے پاس تھی لاکر بارگاہِ نبوّت میں پیش کردی، کوئی مٹکا لے کر آرہا تھا تو کوئی شراب سے بھرا ہوا مشکیزہ۔ **اَلْغَرَض** جس کے پاس جو کچھ تھا لے آیا، جب سب آگئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اس ساری شراب کو میدانِ بقیع میں جمع کردو، جب جمع ہوجائے تو مجھے بتانا۔“ اس حکم پر بھی فوراً عمل ہوا اور پھر سرکار بقیعِ غَرقَد کی جانب تشریف لے جانے لگے تو میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ہولیا، راستے میں امیرُ المومنین حضرتِ ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مل گئے تو سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں میری جگہ لے لیا اور مجھے بائیں طرف کردیا پھر کچھ آگے جاکر حضرتِ عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مل گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے پیچھے کر کے انہیں اپنے بائیں طرف لے لیا۔ یوں جب ہم سب

اس جگہ پہنچے جہاں شراب جمع کی گئی تھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں سے پوچھا: ”کیا تم سب جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟“ سب نے عرض کی: ”جی ہاں! **یا رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں معلوم ہے کہ یہ شراب ہے۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم نے سچ کہا (مگر یاد رکھو کہ) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے اور جس کے لئے نچوڑی جائے اس پر، پینے والے اور پلانے والے پر، لانے والے اور جس کے لئے لائی جائے اس پر، بیچنے وخریدنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے تمام افراد پر لعنت فرمائی ہے۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک چھری منگوائی اور اسے تیز کرنے کا حکم دیا، جب چھری تیز ہوگئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے شراب کے مشکیزوں کو پھاڑنے لگے، لوگوں نے عرض کی: **یا رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر صرف شراب بہا دی جائے اور مشکیزوں کو پھاڑا نہ جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ مشکیزے بعد میں بھی فائدہ دے سکتے ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ بات میں بھی اچھی طرح جانتا ہوں مگر میں ایسا غَضَبِ الٰہی کی وجہ سے کر رہا ہوں کیونکہ ان مشکیزوں سے نفع اٹھانے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا اندیشہ ہے۔“ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکار کا جلال دیکھ کر عرض کی: ”**یا رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

آپ مجھے حکم فرمائیں اس کے لئے میں ہی کافی ہوں۔" مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "نہیں! میں خود ہی یہ کام کروں گا۔" (المستدرک، کتاب الاشربۃ، باب حرمت الخمر وجعلت عدلا للشرک، الحدیث: ۷۳۱۰، ج۵، ص ۱۹۹ تا ۲۰۰ بتغیر)

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خود چھری لے کر مشکیزے پھاڑنے کے عمل سے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے لئے یہ کام خود کیا یہاں تک کہ حضرتِ عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی درخواست پر بھی اس کام کو ان کے حوالے نہ فرمایا۔

صحابۂ کرام کا عمل:

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا تعلّق جس خطے سے تھا وہاں کے رہنے والوں کے متعلق حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب شراب کو حرام قرار دیا گیا تو ان دنوں اہلِ عرب کے لئے اس سے زیادہ عیش والی کوئی چیز نہ تھی اور نہ ہی ان کے لئے کسی چیز کی حرمت اس سے سخت تھی۔

(معالم التنزیل للبغوی، البقرۃ، تحت الآیۃ ۲۱۹، ج۱، ص ۱۴۰)

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کئی ایسے بھی تھے جو اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی شراب کے نقصانات اور اس کی خرابیوں کی وجہ سے اسے پینا پسند نہ کرتے تھے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی

(مُتَوَفّٰی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شماران لوگوں میں ہوتا ہے جوزمانۂ جاہلیت میں بھی شراب کوحرام جانتے تھے۔(الاصابۃفی تمییزالصحابۃ،الرقم ۵۱۹۵عبدالرحمن بن عوف،ج ۴،ص ۲۹۳)

حضرت سیِّدُنا عباس بن مرداس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ان سے پوچھا گیا: ''آپ شراب کیوں نہیں پیتے حالانکہ یہ تو جسم کی حرارت میں اضافہ کرتی ہے؟'' توانہوں نے جواب دیا: ''میں نہ تواپنی جہالت کوخوداپنے ہاتھ سے پکڑنے والا ہوں کہ اسے اپنے پیٹ میں داخل کروں اورنہ ہی اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اپنی قوم کے سردار کی حیثیت سے صبح کروں مگر میری شام بیوقوف شخص جیسی ہو۔'' (التفسیرالکبیر،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۱۹،ج ۲،ص ۴۰۱)

جب شراب کوحرام قرار دیا گیااس وقت تک سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قلب وروح میں تعلیماتِ اسلامیہ اس قدر رچ بس چکی تھیں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہرحکم کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا ان کی عادت اورفطرت میں شامل ہوچکا تھا۔چنانچہ،

حضرت بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم تین چار دوست مل کر شراب پی رہے تھے کہ اچانک میں اٹھااور بارگاہِ نبوت میں حاضرہوکرسلام کیاتو معلوم ہواکہ شراب کی حرمت کاحکم نازل ہوچکا ہے۔میں فوراًاپنے دوستوں کے

پاس آیا اور انہیں شراب کی حرمت والی آیاتِ مُبارکہ سنائیں، وہ اس وقت بھی شراب پینے میں مصروف تھے اور برتن ان کے ہاتھوں میں تھے یعنی برتن میں موجود کچھ شراب پی چکے تھے اور کچھ ابھی باقی تھی، مگر جب انہیں معلوم ہوا کہ شراب حرام ہوگئی ہے تو سب نے ایک ساتھ یہی کہا: **اِنْتَھَیْنَا رَبَّنَا! اِنْتَھَیْنَا رَبَّنَا!** یعنی اے ہمارے پاک پروردگار! ہم نے تیرا حکم سن کر شراب پینا چھوڑ دی ہے۔ (تفسیر الطبری، المائدۃ، تحت الایۃ: ۹۱، الحدیث: ۱۲۵۲۷، ج ۵، ص ۳۶ ملتقطا)

ایسی ہی ایک روایت حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے بھی مروی ہے۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ''ہمارے پاس آگ کے بغیر پکی کھجوروں کی بنی ہوئی شراب تھی، میں فلاں فلاں کو شراب پلا رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور بتایا کہ شراب حرام ہوگئی ہے، تو ان سب نے مجھ سے کہا: ''اے اَنَس! ان مٹکوں کو اُنڈیل دیجئے۔'' آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں کہ معلوم ہونے کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کے مُتعلِّق کسی سے کچھ نہ پوچھا اور نہ ہی شراب کی طرف دوبارہ دیکھا۔'' (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المائدۃ، باب اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ... الخ، الحدیث: ۴۶۱۷، ج ۳، ص ۲۱۶)

محبت میں اپنی گُما یا الٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں

پلا جام ایسا پلا یا الٰہی

مسلم و غیر مسلم میں فرق:

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے اس جذبے پر ہزاروں جانیں قربان! جس شے کے متعلق معلوم ہوا کہ اسے پینے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض ہوجائیں گے تو اسے ہمیشہ کے لئے خود سے دور کردیا۔ یہ اسلام کے ماننے والوں کا ہی طرۂ امتیاز ہے کہ جب ان کے آقا و مولیٰ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی شے سے منع فرمادیتے ہیں تو پھر نظر اٹھا کر کبھی بھی اس شے کی طرف نہیں دیکھتے کیونکہ ان کا ایمان ہے کہ ربِّ ذوالجلال اور اس کے رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر حکم سراپا رحمت و فضل ہے۔ بعض امریکی ڈاکٹروں اور دانشوروں نے اسلام میں شراب کی حرمت کے بارے میں تحقیق کی تو وہ شراب کے نقصانات جان کر حیران رہ گئے اور انہوں نے ٹھان لیا کہ وہ بھی تَن مَن دَھن سے اپنی قوم کو شراب کی لعنت سے چھٹکارا دلانے کی کوشش کریں گے اور اس طرح امریکہ و یورپ میں چودہ برس تک شراب کے خلاف ایک بھرپور جنگ جاری رہی، اِس کے لیے نشر و اشاعت کے تمام جدید ترین وسائل اختیار کئے گئے۔ تاکہ لوگوں کے دلوں میں شراب سے نفرت پیدا کی

جائے یہاں تک کہ اس مُہم پر ایک قول کے مطابق چھ کروڑ ڈالر خرچ کئے گئے، پچپیس کروڑ پونڈ کا خسارہ حکومت کو برداشت کرنا پڑا، تین سوافراد کوتختۂ دار پرلٹکایا گیا، پانچ لاکھ سے زائد افراد کوقید و بند کی سزائیں دی گئیں، بھاری جرمانے کئے گئے، بڑی بڑی جائیدادیں ضبط کی گئیں مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور آخر کار حکومت کو ہار ماننی پڑی اور ۱۹۳۳ء میں شراب کوقانونی طور پر درست قرار دے دیا گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے مسلم وغیر مسلم میں بنیادی فرق، مسلمانوں کوحُکمِ خُداوَندی معلوم ہواتو انہوں نے شراب کے وہ جام بھی توڑ ڈالے جوابھی آدھے پئے تھے اور آدھے ہاتھوں میں تھے اور ادھر غیر مسلموں نے اپنی قوم کوشراب کی نحوست سے نجات دلانے کے لئے کیا کچھ نہ کیا مگر نتیجہ بے سود نکلا۔

شراب کے نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شراب اَن گنت جسمانی وروحانی امراض کا سبب ہے، اس سے کئی اَخلاقی، مَعاشی اور مُعاشرتی خرابیاں جنم لیتی ہیں۔ چنانچہ،

شراب کے معاشی نُقصانات:

دورِ جدید میں برطانیہ جیسے ملک کوشراب کی وجہ سے جوسالانہ مالی خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے اس کے متعلق برطانوی حکومت کی یہ رپورٹ پڑھئے:

برطانیہ میں حکومت کی رپورٹ کے مطابق حد سے زیادہ شراب پینے کا شوق حکومت کو سالانہ بیس ارب پاؤنڈ میں پڑتا ہے۔ وزیر اعظم کے حکمتِ عملی بنانے والے یونٹ کے تجزیئے کے مطابق شراب کی وجہ سے لوگوں کے کام پر نہ آسکنے یا صحیح طرح کام نہ کرسکنے کی وجہ سے سالانہ ہزاروں گھنٹے ضائع ہوتے ہیں۔ لوگوں کی نسلیں شراب کے سُمندر میں گُھل رہی ہیں۔ اربوں پاؤنڈ، شراب کی وجہ سے ہونے والے جرائم اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے معاشی مسائل سے نمٹنے میں خرچ ہوتے ہیں۔ سالانہ بائیس ہزار افراد شراب کی وجہ سے موت کا شکار ہوجاتے ہیں۔

رپورٹ تیار کرنے والوں کے مُطابق حد سے زیادہ شراب نوشی سے ہونے والا نقصان شاید ان کے اندازے سے بھی زیادہ ہو۔ شراب نوشی کی وجہ سے سالانہ تشدُّد کے بارہ لاکھ واقعات ہوتے ہیں۔ ہسپتالوں میں حادثات اور ایمرجنسی کے شعبوں میں آنے والے چالیس فیصد مریض شراب نوشی کا شکار ہوتے ہیں جبکہ آدھی رات سے لے کر صبح پانچ بجے تک یہ شرح ستر فیصد تک جا پہنچتی ہے۔ ملک میں تیرہ لاکھ بچوں کی شخصیت پر شرابی والدین کی وجہ سے منفی اثر پڑتا ہے اور ایسے بچے خود بھی آگے چل کر مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ تین میں سے ایک مرد جبکہ پانچ میں سے ایک عورت حد سے

زیادہ شراب پیتی ہے۔اس کے علاوہ نوجوانوں میں بھی شراب نوشی کی کثرت کا رجحان بڑھ رہا ہے۔شُغل کے طور پر شراب پینے کی عمر سولہ سال سے لے کر چوبیس سال تک پہنچ گئی ہے۔ برطانوی وُزَرا شراب نوشی کے مسئلے کے حل کے لئے لائحہ عمل تیار کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

شراب کے طِبّی نقصانات:

ایک رپورٹ کے مطابق تیس سال سے الکوحل سے مُتَاثِّرہ مریضوں کا علاج کرنے والے ایک ماہرِنفسیات ڈاکٹر نے بتایا کہ دنیا بھر میں لوگ سکون اوراعتماد حاصل کرنے، اپنے مزاج کوٹھنڈا بنانے اور دباؤ یا مایوسی کی کیفیت سے نکلنے کے لیے شراب نوشی کرتے ہیں۔مگر کثیر شراب نوشی کی وجہ سے عارضۂ قلب (Heart problem)، فشارِخون (Blood pressure)، ذیابیطس (Sugar)، جگراور گردوں (Kidney) کے مرض میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ سنّت'' صَفحہ 426 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اِس میں بے شُمار حکمتیں ہیں، اب کُفّار بھی اِس کے نقصانات کو تسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچِہ ایک

غیر مُسلم **مُحَقِّق** کے **تَاثُّرات** کے مطابِق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کر لیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخِلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوّتِ برداشت ختم ہو جاتی اور مُستقِل مُضِرّ اثرات مُرتَّب ہونے لگتے ہیں۔

شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (کلیجے) پر پڑتا ہے اور وہ سُکڑنے لگتا ہے، گُردوں پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بِالآخر نِڈھال ہو کر انجامِ کار ناکارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، عِلاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت دِماغ کو **مُتَوَرِّم** (یعنی سُوجن میں مُبتَلا) کرتی ہے، اَعصاب میں سوزِش ہو جاتی ہے نتیجۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے مِعدہ میں سُوجن ہو جاتی ہے، ہڈّیاں نرم اور خستہ (یعنی بَہُت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز کے ذخائر کو تباہ کرتی ہے، وٹامن B اور C اِس کی غارتگری کا بِالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اِس کے نقصان دہ اثرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ بکثرت شراب پینے والا تھکن، سر درد، متلی اور شدّتِ پیاس میں مبتَلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تَنَفُّس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی
چڑھائے گا ایسا نشہ مَدَنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آ جائیں گے تو
سُدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول
نَمازیں جو پڑھتے نہیں ہیں ان کو لاریب
نمازی ہے دیتا بنا مَدَنی ماحول

(فیضانِ سنت، ص٤٢٦)

شراب کے اخلاقی ومعاشرتی نُقصانات:

شراب پینے سے شرابی کے اپنے اخلاق تو تباہ و برباد ہوتے ہی ہیں مگر پورے مُعاشرے پر بھی اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ، برطانیہ جومُہَذّب دنیا کا عَلَمبردار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، وہاں کے میٹرو پولیٹن پولیس چیف نے اپنے ایک انٹرویو میں بتایا کہ رات کے وقت بہت ساری شراب پی کر دُھت ہوجانے والے شرابی پولیس کے لیے دردِ سر بنے ہوئے ہیں اور موجودہ سال میں صرف لندن میں پولیس پر حملوں میں چالیس فیصد اضافہ ہوا ہے۔

یہ عِلم ، یہ حِکمت ، یہ تدبُّر ، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو ، دیتے ہیں تَعلیمِ مَساوات
بے کاری و عُریانی و مے خواری و اِفلاس
کیا کم ہیں فرنگی مَدَنیّت کے فُتوحات

دورِ حاضر میں مُتمدِّن و مُعزَّز معاشرہ کہلانے والوں کا جب یہ حال ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے شرابیوں کے شر سے محفوظ نہیں تو جو معاشرہ تہذیب وتمدُّن سے دور ہو وہاں عام لوگوں کا حال کیا ہوگا؟

شرابی کو اپنے پرائے کی تمیز نہیں رہتی:

شراب کے نشے میں بدمست ہوکر شرابی جب اپنی ذات سے بھی غافل ہو جاتا ہے تو دوسروں کا لحاظ کیسے رکھے گا؟ بیگانے تو بیگانے اسے تو اپنوں کا بھی احساس نہیں رہتا۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شراب کے متعلق پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ سب سے بڑا گناہ اور تمام برائیوں کی جڑ ہے، شراب پینے والا نماز چھوڑ دیتا ہے اور (بعض اوقات) **اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی تک سے بدکاری کا مُرتکِب ہوجاتا ہے۔''**

(مجمع الزوائد، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی الخمر، الحدیث: ٨١٧٤، ج٥، ص١٠٤ مفھوما)

شرابی اور اس کا خاندان:

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مذکورہ فرمان سے معلوم ہوا کہ شراب صرف شرابی کے لئے ہی نقصان کا باعث نہیں بنتی بلکہ اس

کی نَحوست شرابی کے پورے خاندان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ خاندان کی عزت وناموس خاک میں مل جاتی ہے، بچے ہر وقت نشے میں دُھت رہنے والے شرابی باپ سے نفرت کرنے لگتے ہیں کیونکہ وہ ساری زندگی باپ کی شفقت سے محروم رہتے ہیں اور باپ سے اگر کچھ ملتا بھی ہے تو فقط مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ۔ الغرض گھر کا سارا نظام دَرہم بَرہم ہوجاتا ہے۔ چنانچہ،

امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی مُحدِّث جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (**مُتَوَفّٰی ۵۹۷ھ**) فرماتے ہیں کہ بعض اوقات شراب، شرابی کی بیوی کو اس پر حرام کردیتی ہے اور وہ بدکاری میں مبتلا ہوجاتا ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شرابی نشہ میں مدہوش ہوکر اکثر طلاق دے دیتا ہے اور بعض اوقات لاشعوری طور پر قسم توڑ ڈالتا ہے تو اپنی حرام کی ہوئی بیوی سے بدکاری کر بیٹھتا ہے۔ بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قول ہے: ''جس نے اپنی بیٹی کو کسی شرابی کے نکاح میں دیا گویا اس نے اپنی بیٹی کو بدکاری کے لئے پیش کردیا۔'' (بحر الدموع، ص ۲۱۵)

برطانیہ میں ہونے والے ایک تازہ سروے کے مطابق ان بچوں میں بڑے ہوکر شراب کا عادی بننے کے امکانات دُگنے ہوتے ہیں جو اپنے والدین کو نشے کی حالت میں دیکھتے ہیں۔ سروے کرنے والے برطانوی ادارے کے مُطابق لڑکپن میں شراب نوشی کی عادت کا تعلُّق بچپن میں والدین کی طرف سے

مناسب سرپرستی نہ ملنے سے بھی ہوتا ہے جبکہ دوستوں کی صُحبت بھی شراب نوشی کی طرف مائل کرنے کی اہم وجہ ہوسکتی ہے۔سروے کے مطابق آپ جتنا زیادہ وقت شرابی دوستوں کو دیں گے اتنا ہی آپ کے شراب نوشی کرنے کے امکانات بڑھیں گے۔اس سروے کے دوران تیرہ سے سولہ سال کی عمر کے پانچ ہزار سات سولڑکوں اورلڑکیوں کی عادات واَطوار کا جائزہ لیا گیا جس میں ہر پانچ میں سے ایک بچے نے بتایا کہ انہوں نے چودہ سال کی عمر میں پہلی بار شراب پی جبکہ ان بچوں میں سے نِصف یعنی لگ بھگ دو ہزار چھ سو پچاس بچوں نے سولہ سال کی عمر میں شراب پینے کا دعویٰ کیا۔ برطانیہ میں شراب نوشی کی روک تھام کے لیے کام کرنے والے ادارے ”الکوحل کَنسَرن“ کے سربراہ کا کہنا ہے کہ یہ سروے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بچے کی زندگی کے آغاز سے ہی ان کی مُستقبِل کی عادات پر والدین کا گہرا اثر ہوتا ہے۔اس رپورٹ کی تحقیق میں کلیدی کردار ادا کرنے والی ایک خاتون کا کہنا ہے کہ اس تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ خاندان اور دوستوں کے رویّے بچوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

شرابیوں سے دور رہنے کا حکم:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اوراس نے اپنے ماننے والوں کو صدیوں پہلے یہ بتادیا تھا کہ بری صحبت سے دور رہنے ہی میں عافیت ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ”جب شرابی بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔“ (الادب المفرد للبخاری، باب عیادۃ الفاسق، الحدیث: ۵۲۹، ص ۱۴۰) اور حضرت سَیِّدُ نا امام محمد بن اسماعیل بُخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ذکر فرمایا: ”حضرت سَیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ شرابیوں کو سلام نہ کرو۔“ (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب من لم یسلم علی من اقترف ذنبا......الخ، ج ۴، ص ۱۷۳) سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”نہ شرابیوں کے ساتھ بیٹھو، نہ ان کے بیمار ہونے پر عیادت کرو اور نہ ہی ان کے جنازوں میں شرکت کرو، شراب پینے والا بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا، اس کی زبان سینے پر لٹک رہی ہوگی، تھوک بہہ رہا ہوگا اور ہر دیکھنے والا اس سے نفرت کرے گا۔“

(الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم ۳۹۹ الحکم بن عبد اللّٰہ، ج ۲، ص ۵۰۲)

بعض علمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ شرابیوں کی عیادت کرنے اور انہیں سلام کرنے سے منع کیا گیا ہے، اس لئے کہ شراب پینے والا فاسق وملعون ہے جیسا کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر لعنت فرمائی ہے، پس اگر اس نے شراب کا سامان یا آلات خرید کر شراب بنائی تو وہ دو مرتبہ ملعون ہے اور اگر کسی دوسرے کو پلائی تو تین مرتبہ ملعون ہے، اسی وجہ سے اس کی

عیادت کرنے اور اسے سلام کرنے سے منع کیا گیا ہے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے یعنی اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

(جھنم میں لے جانے والے اعمال، ج ۲، ص ۵۸۰)

معلوم ہوا کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے کیونکہ نیکوں کی صحبت نیک اور بدوں کی صحبت بد بناتی ہے۔ اسی لئے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شرابیوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے وغیرہ سے منع فرمایا۔ یہاں حضرت سیدنا جَعْفر صادِق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّازِق سے مروی نصیحتوں کے چند مدنی پھول ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جو آپ نے حضرت سیدنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بار بار عرض کرنے پر عطا فرمائے تھے۔ چنانچہ،

شہزادۂ رسول کے عطا کردہ مدنی پھول:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' جلد اول صَفْحَہ 75 پر ہے کہ حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا امام جَعْفر صادق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّازِق کے پاس حاضر ہوکر عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے! مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔'' تو انہوں نے دو باتیں ارشاد فرمائیں: ''اے سفیان! (۱) مُرَوَّت

(رعایت، اخلاق سے پیش آنا) جھوٹے کے لئے اور راحت حاسِد کے لئے نہیں ہوتی اور (۲) اُخُوَّت (بھائی چارہ) تنگدل لوگوں کے لئے اور سرداری بداخلاق لوگوں کے لئے نہیں ہوتی۔''

میں نے عرض کی: ''اے شہزادۂ رسول! مزید ارشاد فرمایئے۔'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''اے سفیان! (۱) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حرام کردہ کاموں سے رکے رہو گے تو تدبُّر والے بن جاؤ گے (۲) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے جو تقسیم مُقرَّر کی ہے اس پر راضی رہو گے تو سرِ تسلیم خم کرنے والے بن جاؤ گے (۳) لوگوں سے اسی طرح ملو جس طرح تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے ملیں، اس طرح ایمان والے بن جاؤ گے اور (۴) **فاجِر کی صحبت میں نہ بیٹھو کہیں وہ تمہیں اپنی بدکاریاں نہ سکھا دے،** جیسا کہ مروی ہے کہ ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔'' (جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب الرجل علی دین خلیلہ، الحدیث: ۲۳۸۵، ج ۴، ص ۱۶۷) (۵) اور اپنے معاملات میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والوں سے مشورہ کر لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''اے شہزادۂ رسول! مزید ارشاد فرمایئے۔'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''اے سفیان! جو خاندان کے بغیر عزت اور حکمرانی کے بغیر ہیبت اور رُعب و دبدبہ حاصل کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی ذلت سے نکل

کر اس کی فرمانبرداری میں آجائے۔'' میں نے عرض کی: ''اے شہزادۂ رسول! مزید نصیحت فرمایئے؟'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''مجھے میرے والد گرامی نے تین باتیں سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بیٹے! (۱) جو برے آدمی کی صحبت اختیار کرتا ہے، وہ سلامت نہیں رہتا (۲) جو برائی کی جگہ جاتا ہے، اس پر تہمت لگتی ہے اور (۳) جو اپنی زبان قابو میں نہیں رکھتا، وہ نادم ہوتا ہے۔''

(جھنم میں لے جانے والے اعمال، ج ۱، ص ۷۵)

شراب اور شیطان:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

ترجمۂ کنز الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ مبارکہ سے دو باتیں معلوم ہوئیں (1) شراب ذکرِ الٰہی اور نماز سے روکتی ہے اور (2) دشمنی اور بُغض کا باعث بنتی ہے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے جو کبھی انسان کا خیرخواہ نہیں ہوسکتا بلکہ وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ کسی طرح انسان راہِ حق سے بھٹک جائے۔ چنانچہ،

نماز کے متعلق حضور نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے حالت نشہ میں ایک نماز چھوڑی گویا اس کے پاس دنیا اور اس میں موجود سب کچھ تھا مگر اس سے چھین لیا گیا۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ۶۶۷۱، ج ۲، ص ۵۹۳ ملتقطا) اور ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے نشے کی حالت میں چار نمازیں چھوڑیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے **طِیْنَةُ الْخَبَال** سے پلائے۔'' عرض کی گئی: ''**طِیْنَةُ الْخَبَال** کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جہنّمیوں کی پیپ۔'' (المستدرک، کتاب الاشربۃ، باب اجتنبوا الخمر فانھا مفتاح کل شر، الحدیث: ۷۳۱۵، ج ۵، ص ۲۰۲)

تُو نشے سے باز آ مت پی شراب
دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب

شرابیوں کا شیطان:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 176 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ بسم اللّٰہ**'' **صفحہ** 40 پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''شیطان کی کثیر اولاد ہے اور ان کی مختلف کاموں پر ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں چُنانچہ حضرتِ علّامہ ابنِ حَجَر عَسْقَلانی شافعی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نَقْل کرتے ہیں،

امیرُ المومنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد نو ہیں: (۱) زَلِیْتُون (۲) وَثِیْن (۳) لَقُوْس (۴) اَعْوَان (۵) هَفَّاف (۶) مُرَّة (۷) مُسَوِّط (۸) دَاسِم اور (۹) وَلْهَان ۔ ان میں هَفَّاف نامی شیطان شرابیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (المنبّہات لِلعَسقلانی، ص ۹۳تا۹۴ملخصا)

پس جب بندہ هَفَّاف نامی شیطان کے بہکاوے میں آکر احکامِ خداوندی کو پسِ پُشت ڈالتا ہے اور شیطان کی صحبت اختیار کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کی عقل اس کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ چنانچہ،

شراب اور عقل:

شراب کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ اس عَقْل کو ختم کردیتی ہے جو انسان کی اعلیٰ و اشرف صفات میں سے ہے۔ جب شراب اعلیٰ اوصاف کی حامل شے عقل کی دشمن ہے تو اسی سے اس کا گھٹیا ہونا ثابت ہوگیا کیونکہ عقل کو عقل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ صاحبِ عقل کو ان برے افعال سے روکتی ہے جن کی طرف اس کی طبیعت مائل ہوتی ہے۔ لہٰذا جب بندہ شراب پیتا ہے تو برائیوں سے روکنے والی عقل زائل ہوجاتی ہے اور وہ ان برائیوں سے مانوس ہوجاتا ہے۔ چونکہ شراب بھی فطری طور پر انہی برائیوں میں سے ایک ہے لہٰذا وہ نہ صرف اسے پیتا ہے بلکہ نشے میں مزید دوسرے گناہ بھی کر ڈالتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی عقل واپس لوٹتی ہے تو اسے

حقیقت معلوم ہوتی ہے۔(التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۹، ج ۲، ص ۴۰۰ ملخصًا)

پیشاب سے وضو کرنے والا شرابی:

حضرت سیِّدُنا امام ابنِ ابی الدنیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا گزر نشے میں مست ایک شخص کے پاس سے ہوا، وہ اپنے ہاتھ پر پیشاب کر رہا تھا اور وضو کرنے والے کی طرح اس سے اپنا ہاتھ دھو رہا تھا اور کہہ رہا تھا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّ الْمَآءَ طُھُوْرًا یعنی تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے اسلام کو نور اور پانی کو پاک کرنے والا بنایا۔''

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۲، ص ۲۹۸)

شرابی کی ختم نہ ہونے والی حرص:

شراب پینا چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا ارتکاب کرنا ہے، لہٰذا بندہ جب اس معصیت کا مُرتکب ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دور ہو کر مزید نافرمانی کے گڑھے میں گرتا ہی جاتا ہے اور اس طرح شراب کی محبت واُلفت اس کے دل میں ایسی بس جاتی ہے کہ اسے شراب کے سوا کچھ نہیں سوجھتا اور دیگر گناہوں کے برعکس اس کے لئے شراب کی جدائی برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''آنسوؤں کا دریا'' صَفْحَہ 292 پر ہے کہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو نزع کے عالم میں دیکھا، جب اسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی جاتی تو وہ کہتا: ”خود بھی پیؤ اور مجھے بھی پلاؤ۔“ (بحر الدموع، ص۲۱٦)

امام ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حَجَر مکی شافعی (مُتوفّٰی ۹۷۴ھ) اپنی کتاب ”اَلزَّوَاجِر عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِر“ میں ایسے ہی شراب کے حریص انسان کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو بندہ شراب کے علاوہ دیگر گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے جب اس کی خواہش پوری ہوجاتی ہے تو وہ اس گناہ سے دور ہوجاتا ہے مگر شراب ایک ایسا گناہ ہے جس کا عادی کبھی اس سے نہیں اُکتاتا بلکہ پینا شروع کرتا ہے تو پیتا ہی چلا جاتا ہے، اس کی حرص بڑھتی ہی جاتی ہے۔ کیا آپ بدکار کو نہیں دیکھتے کہ اس کی خواہش ایک ہی بار اس گناہ کے ارتکاب سے ختم ہوجاتی ہے مگر شرابی جب شراب پینے لگتا ہے تو بس پیتا ہی جاتا ہے، جسمانی لذّت اسے گھیر لیتی ہے اور وہ آخرت کی یاد سے غافل ہوکر اسے بھولی بسری بات کی طرح پسِ پشت ڈال دیتا ہے، لہٰذا اس کا شمار ان فاسقین میں ہونے لگتا ہے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو بھول گئے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی جانوں سے بھی غافل کردیا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۲، ص۲۹۸)

سب سے بڑا گناہ:

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور کچھ دوسرے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد اکٹھے بیٹھے تھے کہ سب سے بڑے گناہ کا ذکر ہونے لگا لیکن وہ اس کا تعیُّن نہ کر سکے تو انہوں نے مجھے حضرت سیِّدُنا **عبد اللہ** بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں ان سے پوچھ آؤں، پس انہوں نے مجھے بتایا: **''سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے۔''** میں نے واپس آ کر یہ بات بتائی تو انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور فوراً ان کی طرف چل پڑے یہاں تک کہ سب ان کے گھر پہنچ گئے تو حضرت سیِّدُنا **عبد اللہ** بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے انہیں بتایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل کے کسی بادشاہ نے ایک شخص کو پکڑ لیا اور اسے اختیار دیا کہ وہ شراب پئے یا کسی کو قتل کرے یا بدکاری کرے یا خنزیر کا گوشت کھائے ورنہ وہ اسے قتل کر دیں گے، چنانچہ اس نے شراب پینا اختیار کر لیا۔ جب اس نے شراب پی لی تو ہر وہ کام کیا جو وہ اس سے کروانا چاہتا تھا۔''

(المستدرک، کتاب الاشربۃ، باب ان اعظم الکبائر شرب الخمر، الحدیث: ۷۳۱۸، ج۵، ص۲۰۳ ملتقطاً)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' **صفحہ 427** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت،

بانئ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "مجھے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) کو اچھی طرح یاد ہے کہ ایک شوخ مزاج تنُومند نوجوان جوڑیا بازار (بابُ المدینہ کراچی) میں مَزدوری کیا کرتا تھا، وہ خوب جاندار ہونے اور تڑاق پڑاق بولنے کے سبب کافی نُمایاں تھا۔ پھر اُس کا ایک دور آیا کہ وہ اندھا ہوگیا اور نہایت ہی افسُردگی کے ساتھ بھیک مانگتا پھرتا تھا۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ یہ شرابی تھا اور ایک بار ناقِص شراب پی لینے کے سبب اِس کی آنکھوں کے دِیے (یعنی چَراغ) بجھ گئے۔

کر لے توبہ اور تُو مت پی شراب
ہوں گے ورنہ دو جہاں تیرے خراب
جو جُوا کھیلے ، پیئے ناداں شراب
قبر و حشر و نار میں پائے عذاب

(فیضانِ سنت، ص ۴۲۷)

شراب اور موت:

شرابی شراب پیتا ہے زندگی کا لطف دوبالا کرنے کے لئے مگر اس کم عقل کو کبھی یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ وہ زہر کو تریاق سمجھ کر پی رہا ہے۔ چنانچہ،

جولائی 2008 میں گُجرات (ہند) میں زہریلی شراب پی کر 107 افراد اور 2007 میں ریاست کرناٹک (ہند) اور تامل ناڈو (ہند) میں تقریباً ڈیڑھ سو[۱۵۰]

افراد ہلاک ہوئے۔اور باب المدینہ(کراچی) میں زہریلی شراب کے استعمال کی وجہ سے 2007 میں صرف تین[3] دن میں چالیس[40] افراد ہلاک ہوئے۔

ایک مغربی مُحقِّق کا کہنا ہے کہ 12 سے 23 سال کی عمر میں شراب کا عادی بن جانے والے افراد میں سے 51 فی صد موت کا شکار ہوجاتے ہیں جبکہ شراب نہ پینے والوں میں سے دس[10] فی صد افراد بھی اس عمر میں نہیں مرتے۔ایک دوسرے مشہور محقق نے بتایا کہ بیس[20] سالہ جوان جن کے بارے میں پچاس[50] سال تک زندہ رہنے کی توقع کی جاتی ہے وہ شراب کی وجہ سے 35 سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے اور بیمہ کمپنیوں کے تجربات سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ شرابیوں کی عمر دوسروں کی نسبت 25 سے 30 فیصد کم ہوتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شراب کے انہی بے شمار نقصانات کی وجہ سے اسلام میں اسے ہمیشہ کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے۔

شراب پر پابندی کی کوششیں:

یورپ جو صدیوں سے شراب کا گھر ہے وہاں میلان (Melon) کی انتظامیہ نے کثرت سے شراب نوشی کو روکنے کے لیے نوعمروں کو شراب فروخت کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔سولہ سال سے کم عمر کے لڑکے اور لڑکیاں اگر شراب نوشی کرتے ہوئے پکڑے گئے تو ان کے والدین پر تقریباً پانچ سو یورو تک کا جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق شہر میں گیارہ سال تک کے ہر

تیسرے بچے کو شراب نوشی سے مُتعلِّق مسائل کا سامنا ہے۔ایک ایسے ملک میں جہاں صدیوں سے وائن (ایک قسم کی شراب) مقامی ثقافت کا حصہ رہی ہو وہاں یہ پابندی لوگوں کے لیے ایک بہت حیران کن قدم ہے۔ ملک میں نوجوانوں اور بالخصوص گیارہ سال تک کے بچوں میں بڑھتی ہوئی شراب نوشی شدید تشویش کا سبب بنی رہی، اب شراب خانوں، ریستورانوں، پیزا اور شراب کی دکانوں میں 16 سال سے کم عمر کے بچوں کو شراب فروخت کرنے پر پابندی ہے۔قانون پر عمل نہ ہونے کی صورت میں والدین یا پھر اس دکاندار پر جرمانہ عائد کیا جائے گا جس نے انہیں شراب فروخت کی ہوگی۔

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کے مُہذَّب ممالک کہلانے والے اپنی نوجوان نسل کو شراب کی نحوستوں سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں بھاری جرمانے بھی لوگوں سے وصول کیے جا رہے ہیں مگر آیئے اب ذرا یہ دیکھتے ہیں کہ اسلام نے شراب کی روک تھام کے لئے اُمّتِ مُسلمہ کی کس طرح تربِیَت فرمائی۔

عرب مُعاشرہ میں شراب لوگوں کی زندگی کا ایک حصہ بن چکی تھی، انہیں اس سے دور کرنا اتنا آسان نہ تھا، لہٰذا اسلام نے سب سے پہلے شراب کے نقصانات سے لوگوں کو روشناس کرایا تاکہ شراب کی محبت نفرت میں بدل جائے اور پھر مرحلہ وار

اسے ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا۔ اس سلسلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے بہت سے فرامین ہماری راہنمائی کے لئے موجود ہیں جن میں بڑے واضح انداز میں شراب سے دور رہنے، اس کے نقصانات کو سمجھنے اور ان سے بچنے کا مَدَنی ذہن بننے کے ساتھ ساتھ آخرت کو یاد رکھنے کا درس بھی ملتا ہے۔

شرابی اور اس کا ایمان:

جو لوگ کُفر کی اندھیری وادیوں سے نکل کر اسلام کے اُجالوں میں آبسے ان کے نزدیک دولتِ ایمان کی بڑی اہمیت تھی کیونکہ انہوں نے یہ دولت بے شمار قربانیاں دے کر حاصل کی تھی۔ لہٰذا انہیں بتایا گیا کہ شراب پینا ترک کر دیجئے کہ کہیں اس راہِ پُرخطر پر چل کر حاصل ہونے والی گراں مایہ دولت تمہارے اپنے ہی ہاتھوں برباد نہ ہو جائے۔ چُنانچہ،

شرابی کے ایمان کے متعلق (5) فرامینِ مُصطفٰے:

﴿1﴾......جس نے صبح کے وقت شراب پی وہ دن بھر مُشرِک کی طرح (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل) رہتا ہے یہاں تک شام ہو جاتی ہے اور اسی طرح اگر کسی نے شام کے وقت شراب پی تو وہ رات بھر مُشرِک کی طرح (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل) رہتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ (المصنّف لعبد الرزاق، کتاب الاشربۃ والظروف، باب ما یقال فی الشراب، الحدیث: ۱۷۳۸۳، ج ۹، ص ۱۴۹ ملتقطا)

﴿2﴾…… بدکار جب بدکاری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ بھی مومن نہیں ہوتا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی……الخ، الحدیث: ۵۷، ص ۴۸)

﴿3﴾……جس نے بدکاری کی یا شراب پی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اُتار دیا، پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔''

(سنن النسائی، کتاب قطع السارق، باب تعظیم السرقۃ، الحدیث: ۴۸۸۲، ص ۷۸۳، ملتقطا)

﴿4﴾……جو شخص شراب پیتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال دیتا ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث: ۳۴۱، ج ۱، ص ۱۱۰)

﴿5﴾……جو بدکاری کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ایمان اس طرح کھینچ لیتا ہے جس طرح انسان اپنے سر سے قمیص اُتار دیتا ہے۔

(المستدرک، کتاب الایمان، باب اذا زنی العبد خرج منہ الایمان، الحدیث: ۶۵، ج ۱، ص ۱۷۶)

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر
کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یا ربّ
گناہگار ہوں میں لائق جہنّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یا ربّ
بُرائیوں پہ پَشیماں ہوں رحم فرما دے
ہے تیرے قَہر پہ حاوی تِری عطا یا ربّ

غافل شرابیوں کا انجام:

سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ ناز سے تربیت حاصل کرنے والوں نے جب شراب کو ایمان کے ضِیاع کا سبب جانا تو اپنی قیمتی دولت کی حفاظت کے لئے شراب سے منہ موڑ لیا اور دوبارہ کبھی شراب کی طرف مڑ کر نہ دیکھا مگر جن لوگوں کو ایمان کی یہ گراں مایہ دولت مفت میں مل جاتی ہے اور انہیں اس کے حصول کے لئے کسی قسم کی قربانیاں نہیں دینا پڑتیں وہ شراب پی کر ایمان کی حفاظت میں کوتاہی کا شکار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ کیا وہ خود شیطان کو یہ آسانی فراہم نہیں کرتے کہ وہ ان کے ایمان کی دولت چرا لے جائے؟ ہائے افسوس! صد افسوس! اگر اسی حالت میں موت کا قاصد ان کے پاس یہ پیغام لے کر آ گیا کہ بارگاہِ خداوندی میں حاضری اور اعمال کی جواب دہی کا وقت آ چکا ہے اور توبہ کی مہلت بھی نہ ملی تو ایسے لوگوں کا انجام کیا ہوگا؟ ایسے ہی کوتاہ فَہموں کو اس وقت کے آنے سے پہلے خبردار کرتے ہوئے دو جہاں کے تاجُور، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **''شراب کا عادی (بغیر توبہ کئے) مر گیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بُت پرست کی طرح پیش ہوگا۔''**

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن العباس، الحدیث: ۲۴۵۳، ج ۱، ص ۵۸۳)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار
تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ !
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ !
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے
قبر میں تنہا قِیامت تک رہے

حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ اِبنِ ابی اَوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''جو اس طرح مرے کہ وہ شراب کا عادی ہو تو وہ لات وعُزّیٰ کی پوجا کرنے والے کی طرح مرا۔'' جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی گئی کہ ''کیا شراب کے عادی شخص سے مراد وہ بندہ ہے جو ہر وقت شراب میں مدہوش رہتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''نہیں، بلکہ شراب کا عادی وہ ہوتا ہے جسے جب بھی شراب ملے پی لے اگرچہ کئی سال کے بعد ہی ملے۔'' (کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۲۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم ۴۴۵ الحسن بن عمارۃ، ج ۳، ص ۱۰۴)

حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (اپنے والدِ گرامی سے) روایت کرتے ہیں، وہ فرمایا کرتے تھے: ''میں شراب پینے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھوڑ کر اس سُتُون کو پُوجنے میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔'' (سنن النسائی، کتاب الاشربۃ، باب ذکر الروایات المغلظات فی شرب الخمر، الحدیث: ۵۶۷۶، ص ۸۹۴)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفحات پر مشتمِل کتاب، ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' جلد دوم **صَفْحَہ 558** پر ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ شرابی اور بتوں کا پجاری دونوں گناہ میں ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور صَحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے متعلق مروی ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو ان میں سے کچھ اپنے دوسرے دوستوں کے پاس گئے اور کہنے لگے: ''شراب حرام کر دی گئی ہے اور اسے (گناہ کے اعتبار سے) شِرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث: ١٢٣٩٩، ج ١٢، ص ٣٠)

بطورِ دوا شراب پینا:

بطورِ دوا بھی شراب پینا جائز نہیں۔ جیسا کہ اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''ایک بار میری بیٹی بیمار ہوگئی تو میں نے اس کے لئے ایک کُوزہ (ڈنڈی دار پیالہ) میں نبیذ بنائی''، جب رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے تو وہ نبیذ جوش مار رہی تھی (یعنی اس پر جھاگ پیدا ہو چکی تھی)، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے اُمِّ سَلَمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) یہ کیا ہے؟'' میں نے ساری بات عرض کر دی کہ میری بیٹی بیمار ہے اور میں نے یہ نبیذ اس کے لئے تیار کی ہے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو چیز میری اُمَّت پر حرام کی ہے اس میں

اسکے لئے شفانہیں رکھی۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث: ۹ ۷۴۹، ج ۲۳، ص ۳۲۶)

معلوم ہوا کہ جس شے کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حرام ٹھہرایا ہو اس میں کوئی شفانہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا ابو عبد **اللہ** محمد بن محمد عَبدَری فاسی مالکی اَلْمعروف بِابْنُ الحاج (مُتَوَفّٰی ۷۳۷ھ) اپنی کتاب **المدخل** میں فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جو شے حرام ہو اس کی مَنْفَعَت (نفع وفائدہ) کی برکت بھی ختم ہو جاتی ہے۔'' (المدخل، ج ۲، ص ۳۰۷)

شراب کے سبب ایمان سے محرومی:

حضرتِ سیِّدُ نا **فُضَیل** بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کے پاس اس کی حالتِ نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰس شریف پڑھنے لگے۔تو اُس شاگرد نے کہا: ''سورہ یٰس پڑھنا بند کر دو۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: ''میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔'' بس انہیں الفاظ پر اُس کی موت واقع ہو گئی۔ حضرتِ سیِّدُ نا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیسؔ دن کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنّم میں

گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: ''کس سبب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بَہُت اونچا تھا!'' اُس نے جواب دیا: ''تین [۳] عُیُوب کے سبب سے: (۱) چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کچھ اور (۲) حَسَد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (۳) شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (مِنہاجُ العابِدین، اصول سلوک طریق الخوف والرجاء، الاصل الثالث فی ذکر ماوعد......الخ، ص ۱۶۵۔ دار موسسۃ الرسالۃ)

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا
بے عمل ! بے اِنتہا گھبرائے گا
کام مال و زر وہاں نہ آئے گا
غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

جب دوا کے طور پر شراب پینے والے کا یہ انجام ہوا تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو اسے بلا عذر پیتے ہیں؟ ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ہر آفت ومصیبت سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

گدھے کو گھوڑا بنانے کی کوشش:

بعض نادان شرابی شراب پیتے ہوئے دل کو یہ تسلی دے لیتے ہیں کہ یہ شراب نہیں بلکہ یہ تو وِھسکی، برانڈی، شیمپین یا بیئر ہے اور اس طرح یہ نادان جان

بوجھ کر گدھے کو گھوڑا بنانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ گدھا گدھا ہے اور گھوڑا گھوڑا ہے۔ شراب کا نام تبدیل کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ شراب شراب ہی رہتی ہے۔ ہاں البتہ! ان نادانوں کی اس نادانی کو مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پروردگار، غیبوں پر خبردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آج سے صدیوں پہلے یوں بیان فرمایا: ''میری اُمّت کے کچھ لوگ شراب کا نام تبدیل کر کے اسے پئیں گے، ان کے سروں پر آلاتِ موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والی لونڈیاں گائیں گی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، الحدیث: ۴۰۲۰، ج ۴، ص ۳۶۸)

شراب نوشی کی دس بری خصلتیں:

امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی **مُحَدِّث جوزی** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (**مُتَوَفّٰی** ۵۹۷ھ) **بَحرُ الدُّمُوْع** میں فرماتے ہیں:

یاد رکھو! شراب نوشی میں دس بری خصلتیں ہیں:

﴿1﴾...... یہ بندے کی عقل میں فُتور ڈال دیتی ہے اس طرح وہ بچوں کے لئے تماشا اور مذاق بن جاتا ہے۔ امام اِبنِ ابی الدنیا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے ایک شرابی کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا وہ اپنے منہ پر پیشاب مل رہا تھا اور کہہ رہا تھا: ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے

والوں میں شامل فرما۔'' مزید فرماتے ہیں: ''میں نے نشے میں مدہوش ایک شخص کو دیکھا جس نے قے کی تھی اور کتا اس کا منہ چاٹ رہا تھا تو وہ نشہ کرنے والا اس سے کہہ رہا تھا: ''اے میرے آقا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اولیا جیسی بُزُرگی عطا فرمائے۔''

﴾2﴿...... یہ مال کو ضائع اور برباد کرتی ہے اور تنگدستی کا سبب بنتی ہے جیسا کہ امیرُ المومنین حضرت سیِّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دعا مانگی: ''یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! ہمیں شراب کے بارے میں واضح حکم ارشاد فرما دے کیونکہ یہ مال کو برباد اور عقل کو ختم کر دیتی ہے۔''

﴾3﴿...... یہ عداوت اور دشمنی کا سبب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

ترجمۂ کنز الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

(پ۷، المائدۃ: ۹۱)

جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: ''یا رب عَزَّوَجَلَّ! ہم باز آ گئے۔''

﴾4﴿......شراب کھانے کی لذت اور درست کلام سے شرابی کو محروم کر دیتی ہے۔

﴿5﴾......بعض اوقات شراب، شرابی پراس کی بیوی کوحرام کردیتی ہے اوراس کے باوجودعورت کامرد کے ساتھ (بیوی کے طور پر) رہنابدکاری ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ شرابی اکثر نشے میں طلاق دے دیتا ہے اور بعض اوقات دی ہوئی طلاق کو ایسے بھول جاتا ہے کہ اسے احساس تک نہیں ہوتا اور یوں اپنی حرام کی ہوئی بیوی سے بدکاری کا مُرتکب ہوجاتا ہے۔

بعض صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے منقول ہے: ''**جس نے اپنی بیٹی کوکسی شرابی کے نکاح میں دیا گویااس نے اپنی بیٹی کو بدکاری کے لئے پیش کردیا۔**''

﴿6﴾...... یہ ہر برائی کی کنجی ہے اور شرابی کو بہت سے گناہوں میں مبتلا کردیتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں مروی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ''**اے لوگو! شراب نوشی سے بچتے رہو کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔**''

﴿7﴾...... یہ شرابی کو بدکاروں کی مجلس میں لے جاتی ہے اپنی بدبو سے اس کے کاتِب فرشتوں کوایذادیتی ہے۔

﴿8﴾...... یہ شرابی پر آسمانوں کے دروازے بند کردیتی ہے چالیس (۴۰) دن تک نہ اس کا کوئی عمل اوپر پہنچتا ہے نہ ہی دُعا۔

﴿9﴾......شراب نوشی، شرابی پراَسّی (۸۰) کوڑے واجب کردیتی ہے لہٰذا اگر وہ دنیا میں اس

سزا سے بچ بھی گیا تو آخرت میں مخلوق کے سامنے اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

﴿10﴾...... یہ شرابی کی جان اور ایمان کو خطرے میں ڈال دیتی ہے۔ اس لئے مرتے وقت ایمان چھن جانے کا خدشہ رہتا ہے۔ (بحر الدموع، ص ۲۱۴)

شرابی پر لعنت:

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **شراب کے معاملہ میں 10 بندوں پر لعنت فرمائی ہے**: ''(۱) شراب بنانے والا (۲) بنوانے والا (۳) پینے والا (۴) اُٹھانے والا (۵) اُٹھوانے والا (۶) پلانے والا (۷) بیچنے والا (۸) اس کی قیمت کھانے والا (۹) خریدنے والا اور (۱۰) خریدوانے والا۔''

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ الخمر خلاًّ، الحدیث: ۱۲۹۹، ج ۳، ص ۴۷)

امام محمد بن عثمان الذَّہبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (**مُتَوَفّٰی ۷۴۸ھ**) **کِتَابُ الْکَبَائِر** میں فرماتے ہیں کہ شرابی فاسق وملعون ہوتا ہے جیسا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر لعنت فرمائی ہے، پس اگر کسی نے شراب بنانے کی نیت سے کوئی ایسی شے خریدی جس سے شراب بنائی جاتی ہے تو وہ ایک مرتبہ ملعون ہوگا اور اگر اس نے اس شے سے شراب تیار کر لی تو وہ دو مرتبہ ملعون ہوگا اور اگر تیار کرنے کے بعد کسی دوسرے کو پلائی تو تین مرتبہ ملعون ہوگا۔

(کتاب الکبائر، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ، شرب الخمر، ص ۹۴ مفھوماً)

شراب کے قطرے سے بھی نفرت:

امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں۔

(تفسیر کشاف، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۹، ج ۱، ص ۲۶۰)

شراب کے ایک گھونٹ کی سزا:

محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور حکم فرمایا کہ مزامیر (یعنی گانے باجے کے آلات)، سارنگیاں اور طبلے توڑ ڈالوں اور بتوں کو پاش پاش کر دوں جن کی زمانۂ جاہلیت میں پُوجا کی جاتی تھی، میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عزت کی قسم یاد کر کے ارشاد فرمایا کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اس کے بدلے اسے جہنّم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا خواہ اسے عذاب دیا گیا ہو یا بخش دیا گیا ہو اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب نہ پیئے گا میں اسے جنّت کی (پاکیزہ) شراب پلاؤں گا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی امامۃ الباھلی، الحدیث: ۲۲۲۸۱، ج ۸، ص ۲۸۲ ملتقطا)

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

ایک روایت میں ہے کہ شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تین دن تک اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل اور جو ایک گلاس پیئے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چالیس دن تک اس کی کوئی نماز قبول نہ فرمائے گا اور جو ہمیشہ شراب پیئے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے **نَھْرُ الْخَبَال** سے پلائے۔ عرض کی گئی: ''یارسول **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **نَھْرُ الْخَبَال** کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''**دوزخیوں کی پیپ۔**'' (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۱۴۶۵، ج ۱۱، ص ۱۵۴ ...... الترغیب والترھیب، کتاب الحدود، باب الترھیب من شرب الخمر... الخ، الحدیث: ۳۶۲۲، ج ۳، ص ۲۰۸)

شرابی پر خدا کی ناراضی:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شخص شراب پیئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چالیس(۴۰) دن تک اس پر ناراض رہتا ہے اور وہ شرابی نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے اس کی موت انہی راتوں میں واقع ہوجائے، اگر وہ دوبارہ پیئے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چالیس(۴۰) دن تک اس پر ناراض رہتا ہے جبکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید اس کی موت انہی راتوں میں واقع ہوجائے اور اگر وہ پھر پیئے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چالیس(۴۰) دن تک اس پر ناراض رہتا ہے اور یہ ایک سو بیس(۱۲۰) دن ہو گئے، اس کے بعد

اگر وہ پھر پیۓ تو رَدْغَةُ الْخَبَال میں ہوگا۔'' عرض کی گئی: ''رَدْغَةُ الْخَبَال کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جہنّمیوں کا پسینہ اور پیپ۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۲، ص ۳۱۰ --- سنن ابن ماجه ،کتا ب الاشربة، باب من شرب الخمرلم تقبل له صلاة، الحدیث: ۳۳۷۷،ج ۴،ص ۶۲ ،بتغیر)

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے شراب پی اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس سے چالیس دن تک راضی نہ ہوگا، (اسی دوران) اگر وہ مرگیا تو حالتِ کفر میں مرے گا[1] اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اگر اس نے پھر شراب پی تو اللّٰه عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے طِیْنَةُ الْخَبَال سے پلائے۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! طِیْنَةُ الْخَبَال کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جہنمیوں کی پیپ۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث اَسْماء ابنة یزید، الحدیث: ۲۷۶۷۴،ج ۱۰، ص ۴۴۳)

شرابی اور اس کی نماز:

اسلام نے شراب کی خباثتوں سے مسلمانوں کو دور رکھنے کے لیے بے شمار اقدامات کئے انہی میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اس کی تمام بری خصلتوں کو بیان کیا

---

[1] ......شرابی کے کافر ہونے میں شرط یہ ہے کہ وہ شراب کو حلال جان کر پیۓ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: ''جس چیز کی حِلّت، نصِّ قطعی سے ثابت ہو اُس کو حرام کہنا اور جس کی حُرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کُفر ہے، جبکہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو، یا مُنکِر اس حکمِ قطعی سے آگاہ ہو۔'' (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۱۷۶، مکتبة المدینه) اور شراب کی حرمت نصِّ قطعی سے ثابت ہے۔

تاکہ لوگ اس سے بچیں۔ پس اس کے انہی نقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ شرابی کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ،

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرا جو اُمّتی شراب پئے گا اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ کی جائے گی۔''

(المستدرک، کتاب الامامۃ وصلاۃ الجماعۃ، باب اذاحضرت الصلوۃ۔۔۔الخ، الحدیث: ۹۸۴، ج ۱، ص ۵۳۷)

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے شراب پی اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جاتی، ہاں! اگر توبہ کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اگر دوبارہ ایسا کرے تو پھر اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جاتی، ہاں! پھر توبہ کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی اس بار بھی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور اگر (تیسری بار) پھر ایسا کرے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جاتی، البتہ! اس مرتبہ بھی توبہ کرنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے لیکن اگر (چوتھی مرتبہ) پھر ایسا کرے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ اب اگر توبہ بھی کرتا رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول نہ فرمائے گا بلکہ اسے نَھْرُ الْخَبَال سے پلائے گا۔'' راوی سے پوچھا گیا کہ نَھْرُ الْخَبَال کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ نہر جو دوزخیوں کی پیپ سے جاری ہوگی۔

(سنن الترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی شارب الخمر، الحدیث: ۱۸۶۹، ج ۳، ص ۳۴۱)

مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے
ہر گُنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اقرار ہے
ہائے ! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جس نے شراب پی اور اسے نشہ نہ ہوا تو جب تک وہ اس کے پیٹ یا رَگوں میں رہے گی اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی اور اگر (اس دوران) وہ مر گیا تو حالتِ کُفر میں مرے گا، اور اگر (شراب پینے سے) نشہ ہو گیا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ کی جائے گی اور اگر اس دوران وہ مر گیا تو کفر کی حالت میں مرے گا۔''

(سنن النسائی، کتاب الاشربۃ، باب ذکر الاثام المتولدۃ...الخ، الحدیث: ۵٦۷۹، ص۸۹۵)

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے شراب پی اور اسے اپنے پیٹ میں اُتارا تو اس کی سات دن کی نماز قبول نہ کی جائے گی، اگر اسی دوران وہ مر گیا تو کفر کی حالت میں مرے گا۔'' مزید ارشاد فرمایا: ''اگر شراب نے اس کی عقل کو ضائع کر دیا اور کوئی فرض ساقط ہو گیا۔'' ایک روایت میں یوں ہے: ''شراب نے اُسے قرآن بھلا دیا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اس دوران وہ مر گیا تو حالت کفر میں مرے گا۔'' (المرجع السابق، الحدیث: ۵٦۸۰)

''اَسبابِ زوالِ مسلمین'' کے پندرہ حروف کی نسبت سے مسلمانوں کے زوال کے ﴿15﴾ اسباب:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جب میری اُمَّت پندرہ باتوں کو اپنالے گی تو وہ مصیبتوں میں گھر جائے گی۔'' عرض کی گئی: ''یارسول **اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی ہیں؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(۱)......جب غنیمت کو ذاتی دولت (۲)......امانت کو غنیمت اور (۳)......زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا (۴)......آدمی اپنی بیوی کی اطاعت اور (۵)......ماں کی نافرمانی کرے گا (۶)......اپنے دوست سے اچھا سلوک اور (۷)......باپ سے بدسلوکی کرے گا (۸)......مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی (۹)......ذلیل ترین شخص ان کا حکمران بن جائے گا (۱۰)......انسان کے شر کے ڈر سے اس کی عزت کی جائے گی (۱۱)......**شراب پی جائے گی** (۱۲)......ریشم پہنا جائے گا (۱۳)......گانے بجانے والی لونڈیاں رکھی جائیں گی (۱۴)......(گھروں میں) گانے بجانے کے آلات رکھے جائیں گے اور (۱۵)......اس امت کے بعد والے پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ تو اس وقت لوگوں کو چاہیے کہ سُرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مَسخ ہونے (یعنی بدل جانے) کا اِنتظار کریں۔'' (سنن

(الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والخسف، الحدیث:۲۲۱۷، ج۴، ص۸۹)

عذاب کی مختلف صورتیں:

حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قَسَم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میری اُمَّت کے کچھ لوگ گناہوں، غُرور وتکبُّر اور لَہو ولعب میں رات گزاریں گے اور صبح اس حال میں کریں گے کہ حرام کو حلال جاننے، گانے بجانے والی لونڈیاں رکھنے، شراب پینے اور ریشم پہننے کی وجہ سے مَسْخ ہوکر بندروں اور خنزیروں کی صورت میں بدل چکے ہوں گے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، اخبار عبادۃ بن الصامت، الحدیث:۲۲۸۵۴، ج۸، ص۴۲۴)

ایک روایت میں حضرت سیِّدُ نا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اس امت کا ایک گروہ کھانے پینے اور لہو ولعب میں رات گزارے گا لیکن صبح وہ لوگ اٹھیں گے تو بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے، انہیں زمین میں دھنسنے اور آسمان سے پتھر برسنے کے واقعات پیش آئیں گے یہاں تک کہ لوگ صبح اٹھیں گے تو کہیں گے: ''آج رات فلاں قبیلہ دھنسا دیا گیا اور آج رات فلاں شخص کا گھر دھنسا دیا گیا۔'' ان پر ضرور آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے جیسا کہ قومِ لوط کے قبیلوں اور گھروں پر برسائے گئے، ان پر ضرور تباہ کرنے والی ایسی آندھی بھیجی جائے گی جس

نے قومِ عاد کو ان کے قبیلوں اور گھروں میں ہلاک کردیا تھا اور ایسا ان کے شراب پینے، ریشم پہننے، گانے والی لونڈیاں رکھنے، سود کھانے اور قطع رحمی کرنے کی وجہ سے ہوگا۔'' (شعب الایمان، باب فی المطاعم والمشارب، الحدیث: ۵۶۱۴، ج۵، ص۱۶)

شرابی کی سزا:

حضرت سیّدُنا امام ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی (مُتوفّٰی ۹۷۴ھ) اپنی کتاب ''اَلزَّوَاجِر عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِر'' میں فرماتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمام برائیوں کی جڑ شراب سے بچو! جو اس سے نہ بچا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب کا مُستحق ہوگیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ (پ۴، النساء: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۲، ص۳۱۴)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے ! میں نارِ جَہنَّم میں جلوں گا یا ربّ !
دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں
میں جَہنَّم کی سزا کیسے سَہوں گا یا ربّ !

شرابی کی دنیا میں سزا:

حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شراب نوشی کرنے والے کو درخت کی شاخ اور جوتوں سے مارا، پھر امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چالیس[۴۰] کوڑے مارے، پھر جب امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں لوگ سبزہ زاروں اور دیہاتوں کے قریب رہنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صحابۂ کرام سے شراب نوشی کی حد (سزا) کے متعلق مشورہ طلب کیا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو حضرت سیِّدُنا عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے کے مُطابق شراب نوشی کی حد اسی[۸۰] کوڑے مُقَرَّر کر دی گئی۔ (صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر، الحدیث: ۱۷۰۶، ص ۹۳۸) اور بعض روایات میں ہے کہ اسی کوڑوں کی سزا امیر المومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے مشورے سے مقرر کی گئی۔

(موطا امام مالک، کتاب الاشربۃ، باب الحد فی الخمر، الحدیث: ۱۶۱۵، ج ۲، ص ۳۵۱)

شرابی کی قبر میں سزا:

جس نے شراب پینے سے توبہ نہ کی اور اسی حالت میں اسے موت آ گئی، اس کے مُتعلِّق حضرت سیِّدنا **عبد اللہ** بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جب شرابی مرجائے تو اسے دفن کر دو، پھر مجھے ایک لکڑی پر لٹکا کر اس کی قبر کھودو، **اگر اس کا چہرہ قبلہ سے پھرا ہوا نہ پاؤ تو مجھے یونہی لٹکتا چھوڑ دینا۔''**

(کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۶)

مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو
بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تُو

حضرتِ سیِّدُنا مَسرُوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جو شخص چوری یا شراب خوری یا بدکاری میں مُبتَلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دو سانپ **مُقرَّر** کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۷۲)

غافلو ! قبر میں جس گھڑی جاؤ گے
سانپ بچھو جو دیکھو گے چِلّاؤ گے
سر پچھاڑو گے پر کچھ نہ کر پاؤ گے
بے حد اپنے گناہوں پہ پچھتاؤ گے

پیارے اسلامی بھائیو! قبر میں ایمان ساتھ رہا تو قبر کی سختیوں سے بھی نجات ملے گی اور وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بھی ہوگی۔

مُردہ عورت نے کفن چور کو تھپڑ مارا:

حضرت ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو آدھا چہرہ چھپائے ہوئے دیکھ کر اس کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں رات کے وقت قبریں کھود کر کفن چرایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک رات میں نے ایک عورت کی قبر کھود کر کفن چرانا چاہا تو اس نے مجھے اس زور سے تھپڑ مارا جس کا نشان اب بھی میرے منہ پر موجود ہے۔ فرماتے ہیں کہ کفن چور کی یہ بات میں نے امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں لکھ بھیجی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً مجھے ارشاد فرمایا کہ اس کفن چور سے قبر والوں کے حالات بھی معلوم کرنے کی کوشش کروں۔ پس میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں نے اکثر قبر والوں کو دیکھا کہ ان کے منہ قبلہ سے پھر چکے تھے۔ پس امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ جان کر ارشاد فرمایا کہ ''ہائے افسوس! یہ وہ لوگ ہیں جن کا خاتمہ اچھا نہیں ہوا یعنی یہ لوگ اپنی زندگیوں میں ایسے گناہوں پر ڈٹے رہے جنہوں نے انہیں اس حالت تک پہنچادیا۔'' (روح البیان، الجزء التاسع العشرۃ، الفرقان، ج ٦، ص ٢٤٩)

گورِ نیکاں باغ ہو گی خلد کا
مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں برے خاتمے سے محفوظ فرمائے اور مسلم اُمّہ کو شراب کی لعنت سے بچائے کہ یہ بھی برے خاتمے اور عذابِ قبر کا سبب بن سکتی ہے۔ چنانچہ،

بچہ بوڑھا ہوگیا:

ایک بزُرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا فوت ہوگیا، دفن کرنے کے کچھ دن بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر کے بال سفید ہو چکے تھے، میں نے پوچھا: ''اے میرے بیٹے! میں نے تجھے دفن کیا تو تُو بچہ تھا، یہ بوڑھا کیسے ہو گیا؟'' اس نے بتایا: ''اے میرے والدِ مُحترم! میرے قریب ایک ایسے شخص کو دفن کیا گیا جو دنیا میں شراب پیتا تھا، اس کی قبر میں جہنم کی آگ اس شدت سے بھڑکی کہ گرمی کی شدت سے ہر بچہ بوڑھا ہوگیا۔''

(کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۶)

جہنم کی گردن:

حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو دوزخ سے گردن نما آگ باہر نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی، دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور ایک زبان بھی ہوگی جس سے وہ ہیبت ناک لہجے میں مُخاطَب ہوگی۔ (سنن الترمذی، کتاب صفۃ جھنم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی صفۃ النار، الحدیث: ۲۵۸۳، ج ۴، ص ۲۵۹)

حضرت سیدنا اسد بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کتابُ الزھد** میں فرماتے ہیں کہ وہ گردن نما آگ کہے گی: ''مجھے سرکشوں کو مزہ چکھانے کا حکم دیا گیا ہے۔''

پھر وہ آگ اڑتے ہوئے پرندے کے زمین پر پڑے دانے کو دیکھ لینے سے بھی زیادہ تیزی سے سرکشوں کو پکڑ پکڑ کر جہنم میں جھونک دے گی۔ پھر وہ کہے گی: ''جو **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایذارسانی کا سبب بنتے تھے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ انہیں بھی کڑی سزا دوں۔'' اور اس طرح وہ ان ایذارسانوں کو اچک کر جہنم رسید کر دے گی۔

(کتاب الزھد لاسد بن موسی، باب ذکر مایدعی یوم القیامۃ، الحدیث: ۷۷، ص ۵۷)

گویا میدانِ حشر میں جہنم عبرت ناک انداز میں پکار پکار کر کہے گی:

کہاں ہیں خدائے رحمٰن کے مخالف؟

کہاں ہیں خدائے دَیان کے دشمن؟

کہاں ہیں شیطان کے دوست؟

اے **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایذارسانی کا سبب بننے والے شرابیو! یاد رکھو کل قیامت میں تمہیں اس آگ سے بچنے کی کوئی راہ نہ ملے گی، محشر کا ہجوم تمہیں اس کی آنکھ سے بچا نہ پائے گا کیونکہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ وہ آگ ہر سرکش و نافرمان کو اس طرح پہچانتی ہوگی جیسے باپ بیٹے کو یا بیٹا باپ کو پہچانتا ہے۔

(کتاب الزھد لاحمد بن حنبل، زہد عمیر بن حبیب بن حماسۃ، الحدیث: ۱۰۴۴، ص ۲۰۵)

لفظِ ''شرابی'' کے پانچ حروف کی نسبت سے بروزِ قیامت شرابی کی ﴿5﴾ سزائیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 148 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں'' صَفْحَہ 22 تا 31 پر فقیہ ابو اللّیث نصر بن محمد سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفّٰی ۳۷۵ھ) نے قیامت کے دن شرابی کی مختلف سزاؤں کا تذکرہ کیا ہے۔ چنانچہ،

قیامت میں شرابی کا حلیہ:

﴿1﴾......شرابی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور زبان سینے پر لٹکتی ہوگی اور اس کا لُعاب (یعنی تھوک) خون کی طرح بہتا ہوگا۔ قیامت کے دن لوگ اس کو پہچانتے ہوں گے۔ پس تم اس کو سلام نہ کرو۔ اگر بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت نہ کرو اور جب مرجائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو (جبکہ وہ شراب کو حلال جان کر پیتا ہو) کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بُت پرست کی طرح ہے۔

مردار سے زیادہ بدبُودار:

﴿2﴾......شرابی قبر سے مردار سے بھی زیادہ بدبُودار حالت میں نکلے گا کہ اس کی گردن میں شراب کی بوتل لٹکی ہوگی اور ہاتھ میں جام ہوگا۔ سانپ اور بچھو اس

کے سارے جسم پر چمٹے ہوں گے۔اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دِماغ کھولتا ہوگا۔اس کی قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوگی جو فرعون وہامان کے قریب ہوگی۔

لوہے کے گرزوں سے استقبال:

﴿3﴾...... قیامت کے دن زانیوں اورشرابیوں کو دوزخ کی طرف گھسیٹا جائے گا۔ جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو اُس کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے اور عذاب کے فرشتے لوہے کے گُرزوں سے ان کا استقبال کریں گے اوران کو دُنیا کے دنوں کی گنتی کے برابر دوزخ میں مارتے رہیں گے پھر انہیں ان کے ٹھکانے پر پہنچادیں گے اور چالیس سال تک جہنّمی کے جسم کے ہر عضو پر بچھوڈنک مارتے رہیں گے اور سانپ اُس کے سر پر ڈستے رہیں گے پھر بھی وہ اپنے مُقرَّرہ مقام تک نہیں پہنچے گا تو آگ کی لَپٹ اُسے آخری کنارے تک پہنچادے گی اور فرشتے اسے ماریں گے تو وہ جہنم میں گر جائے گا۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ (پ۵،النساء:۵٦)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔

پھر وہ پیاس کی شدت سے چلاتے ہوئے کہیں گے: ہائے پیاس! ہائے

پیاس! ہمیں پانی کا ایک ہی گھونٹ پلا دو۔ ان پر مقرر عذاب کے فرشتے جہنم کے جوش مارتے اور کھولتے ہوئے پانی کے پیالے ان کے سامنے کریں گے۔ جب شرابی پیالے کو منہ لگائے گا تو اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا۔'' پھر جب وہ کھولتا ہوا پانی اس کے پیٹ میں پہنچے گا تو اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا اور وہ اس کے پچھلے مقام سے باہر نکل جائیں گی۔ پھر آنتیں اپنی حالت پر لوٹ آئیں گی پھر دوبارہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔ تو یہ ہے شرابی کی سزا۔''

شرابی کی سزاؤں کا خوفناک منظر:

﴿4﴾...... قیامت کے دن **شرابی** اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن میں شراب کا برتن لٹک رہا ہوگا اور اس کے ہاتھ میں لَہو ولَعب کا آلہ ہوگا حتی کہ وہ آگ کی سولی پر لٹکا دیا جائے گا تو ایک مُنادی ندا کرے گا: ''یہ فلاں بن فلاں ہے۔'' اس کے منہ سے بدبو خارج ہو رہی ہوگی اور لوگ اس پر لعنت کرتے ہوں گے۔ پھر عذاب کے فرشتے اسے آگ کی سولی سے اُتار کر جہنم میں ڈال دیں گے جہاں ایک ہزار سال تک جلتا رہے گا۔ **پھر پکارے گا: ''ہائے پیاس! ہائے پیاس!''** تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بدبودار پسینہ بھیجے گا تو وہ پکارے گا: ''اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! **مجھ سے** اس پسینہ کو دور فرما۔'' لیکن ابھی وہ پسینہ دُور نہ ہوگا کہ آگ آجائے گی اور اسے جلا کر راکھ کر دے گی۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو دوبارہ آگ میں سے پیدا فرمائے گا تو وہ کھڑا ہوجائے گا۔اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں بندھے ہوں گے۔اسے زنجیروں کے ذریعے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ پیاس کی وجہ سے چلائے گا تو اسے کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔بھوک کے لئے فریاد کرے گا تو کانٹے دار درخت سے کھلایا جائے گا جو اس کے پیٹ میں جوش مارتا ہوگا۔

(دوزخ کے نگران فرشتے) حضرتِ مالِک عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آگ کی جوتیاں ہوں گی وہ شرابی کو پہنائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا یہاں تک کہ ناک اور کان کے راستے بہہ جائے گا۔اس کی داڑھیں انگاروں کی ہوں گی۔اس کے منہ سے آگ کے شُعلے نکلیں گے۔اس کی آنتیں کٹ کٹ کر اس کی شرمگاہ سے گر پڑیں گی۔پھر اسے چنگاریوں اور شعلوں کے ایسے تابوت میں رکھا جائے گا جس کا عذاب ہزار سال کے طویل عرصہ تک ہوگا اور اس تابوت کا دَہانہ تنگ ہوگا۔ اس کے جسم سے پیپ بہتا ہوگا۔اس کا رنگ مُتَغَیَّر ہو چکا ہوگا۔وہ فریاد کرے گا: ''اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! آگ نے میرے جسم کو کھالیا ہے۔''

ہلاکت ہے! اس شخص کے لئے کہ جب وہ فریاد کرے گا تو اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔جب وہ نِدا کرے گا تو اسے جواب نہیں دیا جائے گا۔اس کے بعد پیاس کی فریاد کرے گا تو حضرتِ مالک عَلَیْہِ السَّلَام اسے کھولتا ہوا پانی پینے کو دیں

گے۔شراب خور جب اسے پکڑے گا تو اس کی انگلیاں کٹ کر گر پڑیں گی اور جب اس کو دیکھے گا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں گی اور رُخسار کا گوشت گر پڑے گا۔

پھر ہزار سال کے بعد تابوت سے نکالا جائے گا اور ایسے قید خانے میں ڈالا جائے گا جس میں مٹکے کی مانند سانپ اور بچھو ہوں گے۔ وہ اسے اپنے پاؤں تلے روندیں گے۔ پھر اس کے سر پر آگ کا پتھر رکھا جائے گا۔اس کے بدن کے جوڑوں میں لوہا چڑھا دیا جائے گا۔اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گردن میں طوق ہوگا پھر اسے ہزار سال کے بعد قید خانے سے نکالا جائے گا تو عذاب کے فِرِشتے اسے پکڑ کر''**وَیْل**''نامی وادی کی طرف لے چلیں گے۔یہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے جو دیگر وادیوں سے زیادہ گرم اور زیادہ گہری ہے۔اس کے سانپ بچھو بھی زیادہ ہیں۔شرابی ہزار سال تک اس وادی میں جلتا رہے گا۔

﴿5﴾......شرابی اپنی قبر سے اس حال میں اُٹھے گا کہ اس کی پِنڈلیاں سوجی ہوئی ہوں گی اور اس کی زبان اس کے سینے پر لٹکی ہوئی ہوگی اور اس کے پیٹ میں آگ آنتوں کو کھا رہی ہوگی تو وہ بلند آواز سے چیخے چلائے گا جس سے ساری مخلوق گھبرا جائے گی جبکہ بچھو اس کے گوشت پوست میں ڈستے ہوں گے۔اسے آگ کے جوتے پہنا دیئے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔شرابی جہنم میں فرعون وہامان کے قریب ہوگا تو جس نے شرابی کو ایک لُقمہ کھلایا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مُسلَّط کر دے گا اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اور جس نے اس کو بطورِ قرض کوئی چیز دی اس نے قَتْلِ مُسلِم پر اعانت کی اور جس نے اس کی مجلس اختیار کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اَندھا اُٹھائے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی اور شرابی سے نکاح نہ کرو۔ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو۔ شرابی پر توَرات، زَبور، اِنجیل اور قرآن مجید میں لعنت کی گئی ہے۔ جس نے (حلال سمجھ کر) شراب پی، اس نے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل کردہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام (احکام) کو جھٹلا دیا اور شراب کو کافر ہی حلال ٹھہراتا ہے اور مَیں (یعنی امام الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس سے بیزار ہوں۔ پھر یہ کہ شرابی پیاسا مرے گا اور وہ ہزار سال تک فریاد کرتا رہے گا: ہائے پیاس! ہائے پیاس! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! شرابی قیامت میں جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے فرمائے گا: ''اے فرشتو! اسے پکڑلو۔'' تو اس کے سامنے ستّر ہزار فِرِشتے ظاہر ہوں گے اور اسے منہ کے بَل گھسیٹیں گے۔ (پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:) ''مَیں تمہیں مزید بتاتا ہوں کہ جس شخص کے دل میں قرآنِ مجید کی سو آیات ہوں اور وہ شراب پی لے تو قیامت کے دن قرآنِ مجید کا ہر حرف آکر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس شرابی سے جھگڑا کرے گا اور جس سے قرآنِ مجید نے جھگڑا کیا یقیناً وہ ہلاک ہو گیا۔''

شرابی اور جنتی شراب:

اُن مومنین کو جنت میں شراب طَہور پلائی جائے گی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے دنیا میں نشہ آور شراب کے قریب بھی نہ جائیں گے اور دنیاوی شراب کے نشے میں دُھت ہو جانے والے شرابی اگر توبہ کئے بغیر اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے تو جنّت کی اس شراب طہور سے محروم رہیں گے۔ چنانچہ،

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، **جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ کئے بغیر مر گیا تو وہ آخرت میں شرابِ (طہور) نہ پئے گا۔**'' (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام، الحدیث: ۲۰۰۳، ص ۱۱۹۹)

شرابی اور جنت کی خوشبو:

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جنت کی خوشبو پانچ سو۵۰۰ سال کی مَسافت سے سونگھی جائے گی لیکن اپنے عمل پر فخر کرنے والا، نافرمان اور **شراب کا عادی جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔**'' (المعجم الصغیر للطبرانی، الحدیث: ۴۰۹، الجزء الاول، ص ۱۴۵) اور بعض روایات میں ہے کہ شرابی پر صرف جنت کی خوشبو ہی نہیں بلکہ اس پر جنت کی ہر نعمت حرام ہو

گی۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن **عبد اللّٰہ** حاکم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چار قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ نہ تو انہیں جنت میں داخل کرے اور نہ ہی اس کی نعمتیں چکھائے: (۱) شراب کا عادی (۲) سود کھانے والا (۳) بغیر حق کے یتیم کا مال کھانے والا اور (۴) والدین کا نافرمان۔'' (المستدرک، کتاب البیوع، باب ان اربی الربا عرض الرجل المسلم، الحدیث: ۲۳۰۷، ج ۲، ص ۳۳۸)

حضرت سیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **''شراب کا عادی جنت میں داخل** ہوگا نہ والدین کا نافرمان اور نہ ہی اِحسان جتانے والا۔'' حضرت سیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''یہ فرمانِ اقدس مجھ پر بہت گراں گزرا کہ مومنین بھی گناہوں میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے والدین کے نافرمان کے متعلق یہ حکمِ قرآنی پایا:

فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ (پ ۲۶، محمد: ۲۲)

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔

اور احسان جتانے والے کے مُتعلِّق یہ آیتِ مُبارکہ پائی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى

ترجمۂ کنز الایمان: اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۴)

اور شراب کے متعلق یہ فرمانِ باری تعالیٰ پایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ (پ۷، المائدۃ: ۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۱۱۷۰، ج ۱۱، ص ۸۲)

یادرکھئے کہ شراب کے عادی سے مُراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مُراد یہ ہے کہ جب اسے شراب مُیَسَّر ہو تو وہ پی لے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے۔ (بَحرُ الدُّمُوع، ص ۱۶۷)

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی:

پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے پہلے اپنے

مہربان ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے بچنے کے لئے شراب نوشی سے توبہ کر لیجئے۔افسوس ہے اس شخص پر جس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوا۔ جب تک جسم میں روح موجود ہے توبہ میں جلدی کیجئے کیونکہ موت یقینی ہے اور سر پر کھڑی ہے۔توبہ میں جلدی کیجئے اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہوجائے۔ چنانچہ،

توبہ کا دروازہ:

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے توبہ کے لیے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی راہ ہے وہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

(سنن الترمذی، مسند الکوفیین، حدیث صفوان بن عسال، الحدیث: ۱۸۱۱۲، ج۶، ص۳۱۶)

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

شرابی ولی بن گیا:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اول **صفحہ** 105 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی توبہ سے قَبل بَہُت بڑے **شرابی** تھے۔آپ رَحمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا ہوا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تعظیماً اُٹھا لیا اور عطر خرید کر **مُعَطَّر** کیا پھر اُسے ایک بُلند جگہ پر اَدَب کے ساتھ رکھ دیا۔

اُسی رات ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ''جاؤ! بِشر سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو **مُعَطَّر** کیا، اُس کی تَعظِیم کی اور اسے بُلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے۔'' اُن بُزُرگ نے دِل میں سوچا کہ بِشر تو شرابی ہے۔ شاید مجھے خواب میں غَلَط فہمی ہوئی ہے۔ چُنانچہ اُنہوں نے وُضُو کیا، نَفْل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دُوسری اور تیسری بار بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا کہ ''ہمارا یہ پَیغام بِشر ہی کی طرف ہے، جاؤ! اُنہیں ہمارا پَیغام پہنچا دو!'' چُنانچہ وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ بِشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی مَحفِل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور بِشر کو آواز دی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نشے میں بدمست ہیں! اُنہوں نے کہا: ''اُنہیں جا کر کسی طرح بتا دو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پَیغام لایا ہے اور وہ باہر کھڑا ہے۔'' کسی نے جا کر اندر خبر دی۔ حضرت سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے فرمایا: ''اُس سے پوچھو کہ وہ کِس کا پیغام لایا ہے؟'' دَریافت کرنے پر وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ فرمانے لگے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لایا ہوں۔'' جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو جُھوم اُٹھے اور فوراً ننگے پاؤں باہَر تشریف لے آئے پیغامِ حق سُن کر سچّے دِل سے توبہ کی اور اُس بُلَند مَقام پر جا پہنچے کہ مُشاہَدۂ حق کے غَلَبہ کی شِدّت سے ننگے پاؤں رہنے لگے۔ اِسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **حافی** (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ (تذکرۃُ الاولیاء، ص۶۸) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

با اَدب با نصیب بے اَدب بے نصیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے کا اَدَب کرنے سے ایک سخت گُنہگار اور شرابی **ولیُّ اللّٰہ** بن گیا تو جن کے دِلوں میں **ربُّ الْاَنام** عَزَّوَجَلَّ کا نام کَندہ (کَن۔دَہ) ہے اور جن کے قُلوب **ذِکرُ اللّٰہ** سے مَعمور ہیں اُن نُفُوسِ قُدسِیّہ کے اَدَب کے سبب ہم گنہگار، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکَرَم سے کیوں بَہرہ وَر نہ ہوں گے؟ نیز جو تمام اولیا وانبیا کے بھی آقا ہیں یعنی سیِّدُ الانبیا، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن کا اَدَب ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کِس قدر مَحبوب ہوگا۔ یقیناً کسی شان والے کے نام کا ادب اَجروثواب کا مُوجِب ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ **حافی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے **اللّٰہ**

ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کے نام کا اَدَب کیا تو عظمت پائی۔ تو آج ہم اگر شہنشاہِ عالی نَسب، سُلطانِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کا ادب کریں، جہاں سُنیں تو چُوم کر آنکھوں سے لگالیں تو کیونکر عزّت نہ پائیں گے؟ حضرت سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے جہاں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام دیکھا وہاں عِطر لگایا تو پاک ہو گئے، ہم بھی جہاں ذِکرِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہو وہاں عَرَقِ گلاب چھڑکیں تو کیوں پاک نہ ہوں گے؟

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
عاصیو! تھام لو دامن اُن کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ''فیضانِ سنت'' جلد اول **صفحہ** 95 میں ایک واقعہ ایسا بھی نقل فرمایا ہے جس میں ایک شرابی کی مغفرت کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ،

آپ نَقل فرماتے ہیں کہ ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث اپنے پاس بلا کر سزا دی، واپَسی میں وہ پانی میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ جب اُسے دفن کر چکے تو اُسی رات اُس نیک شخص نے خواب دیکھا کہ اس کا مرحوم بھائی جنّت میں ٹہل رہا ہے۔ اُس نے پوچھا: ''**تُو تو شرابی تھا اور نَشہ ہی کی حالت میں مَرا پھر تجھے جنّت کیسے نصیب ہوئی؟**''

وہ کہنے لگا: ''آپ سے مار کھانے کے بعد جب میں واپَس ہوا تو راہ میں ایک کاغذ دیکھا جس پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تحریر تھا، میں نے اسے اٹھایا اور نگل لیا۔ پھر پانی میں گر گیا اور دم نکل گیا۔ جب قَبر میں پہنچا تو مُنکَر نکیر کے سُوالات پر میں نے عرض کیا، آپ مجھ سے سُوالات فرما رہے ہیں، حالانکہ میرے پیارے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی، **صَدَقَ عَبۡدِی قَدۡ غَفَرۡتُ لَه**، یعنی میرا بندہ سچ کہتا ہے بے شک میں نے اِسے بخش دیا۔ (نُزهَۃُ المجالس، ج اوّل، ص۱۴۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری **مَغْفِرت** ہو۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی نامۂ اعمال کی سیاہی کی وجہ سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اس قدر دور ہو جائے کہ اسے زندگی بھر توبہ

کا موقع نہ ملے تو اس کے انجام پر سوائے افسوس کے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ،

بھیانک قبریں:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفحات پر مشتمل رسالے، ''کفن چوروں کے انکشافات'' صَفْحَہ 5 تا 8 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ ایک بار خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا: ''عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے مُعافی بھی ہے یا نہیں؟'' خلیفہ نے کہا: ''کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟'' اُس نے کہا: ''بڑا ہے۔'' خلیفہ نے پوچھا: ''کیا تیرا گناہ لوح وقلم سے بھی بڑا ہے؟'' جواب دیا: ''بڑا ہے۔'' پوچھا: ''کیا تیرا گناہ عرش وکرسی سے بھی بڑا ہے؟'' جواب دیا: ''بڑا ہے۔'' خلیفہ نے کہا: ''بھائی یقیناً تیرا گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہوسکتا۔'' یہ سن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خلیفہ نے کہا: ''بھئی آخر مجھے پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟'' اِس پر اُس نے کہا: ''حضور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد نَدامت ہو رہی ہے تاہم عرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔''

یہ کہہ کراس نے اپنی داستانِ دہشت نشان سنانی شروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں۔آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اورتوبہ پرآمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام:

کفن چُرانے کی غرض سے میں نے جب پہلی قَبْر کھودی تو مُردے کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوفزدہ ہوکر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا: ''اِس مردے سے عذاب کا سبب تودریافت کرلے۔'' میں نے گھبرا کر کہا: ''مجھ میں ہمّت نہیں،تم ہی بتاؤ!'' آواز آئی: ''یہ شخص شرابی اورزانی تھا۔''

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار
مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بیشمار

خنزیر نُما مُردہ:

دوسری قبرکھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظرمیری آنکھوں کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مُردہ کا منہ خنزیر جیسا ہو چکا ہے اورطوق وزنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔غیب سے آواز آئی: یہ جھوٹی قسمیں کھاتا اورحرام روزی کماتا تھا۔

یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی
تجھ کو ہو گی مجھ میں سُن وَحشت بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئے گا
ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا

آگ کی کیلیں:

تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا۔ مردہ گُدّی کی طرف زَبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹُھکی ہوئی تھیں۔ غیبی آواز نے بتایا: یہ غیبت کرتا، چغلی کھاتا اور لوگوں کو آپس میں لڑواتا تھا۔

نرم بستر گھر پہ ہی رہ جائیں گے
تجھ کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے

آگ کی لپیٹ میں:

چوتھی قبر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا! مُردہ آگ میں اُلٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فرشتے اس کو آگ کے گُرزوں (یعنی آتشیں ہتھوڑوں) سے مار رہے تھے۔ مجھ پر ایک دم دہشت طاری ہوگئی اور میں بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب نَماز اور روزۂ رَمَضان میں سُستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا انعام:

پانچویں قبر جب کھودی تو اسکی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس

تھی۔قبر حدِ نظر تک وسیع تھی، اندر ایک تخت پر خُوبرُو نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔غیبی آواز نے بتایا: اِس نے جوانی میں توبہ کر لی تھی اور نماز و روزہ کا سختی سے پابند تھا۔

(تذکرۃ الواعظین، ص ۶۱۲ تا ۶۱۵)

جو مسلمان بندہ نکوکار ہے
ربّ کے محبوب کا عاشِق زار ہے
قبر بھی اُس کی جنّت کا گلزار ہے
باغِ فردوس کا بھی وہ حقدار ہے

شرابی کی ہدایت کا سبب:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''عیونُ الحکایات (مُترجَم)'' حصہ اول **صَفْحَہ 164** پر ہے کہ حضرت سیدنا یوسُف بن حسن رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا ذوالنون مِصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ ایک تالاب کے کنارے موجود تھا۔اچانک ہماری نظر ایک بہت بڑے بچھو پر پڑی جو تالاب کے کنارے بیٹھا ہوا تھا، اتنی دیر میں ایک بڑا سا مینڈک تالاب سے نکلا اور وہ اس بچھو کے قریب کنارے پر آ گیا۔بچھو اس مینڈک پر سوار ہوا اور مینڈک اسے لے کر تیرتا ہوا تالاب کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھنے لگا۔یہ منظر دیکھ کر حضرت سیدنا ذوالنون مصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: ''چلو! ہم بھی

تالاب کے دوسرے کنارے چلتے ہیں اس طرف ضرور کوئی عجیب وغریب واقعہ پیش آنے والا ہے۔'' چنانچہ،

ہم بھی تالاب کے دوسرے کنارے پہنچے، کنارے پر پہنچ کر مینڈک نے بچھو کو اتارا تو وہ تیزی سے ایک سَمت چلنے لگا۔ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے، کچھ دور جا کر ہم نے ایک عجیب وغریب خوفناک منظر دیکھا۔ایک نوجوان نشے کی حالت میں بے ہوش پڑا ہے اور ایک اژدھا اس نوجوان کی جانب بڑھ رہا ہے، اس اژدھے نے نوجوان کے سینے پر چڑھ کر جیسے ہی اسے ڈسنا چاہا بچھو نے اس پر حملہ کیا اور اس کو ایسا زہریلا ڈنک مارا کہ وہ اژدہا تڑپنے لگا اور نوجوان کے جسم سے دور ہٹ گیا، پھر تڑپ تڑپ کر مر گیا، جب سانپ مر گیا تو بچھو واپس تالاب کی طرف گیا۔ وہاں مینڈک پہلے ہی موجود تھا۔اس پر سوار ہو کر بچھو دوبارہ دوسرے کنارے کی طرف چلا گیا۔

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

ہم اس نوجوان کے پاس آئے، وہ ابھی تک نشے کی حالت میں بے ہوش پڑا تھا۔حضرت سیدنا ذوالنون مصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس شخص کو ہلایا تو اس نے آنکھیں کھول دیں، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اے نوجوان! دیکھ

تیرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے کس طرح تیری جان بچائی ہے، یہ جو مردہ سانپ تم دیکھ رہے ہو، یہ تجھے ہلاک کرنے آیا تھا لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیری حفاظت اس طرح کی کہ تالاب کے دوسرے کنارے سے ایک بچھو نے آکر اس اژدھے کو مار ڈالا اور اس طرح تو محفوظ رہا۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اس نوجوان کو سارا واقعہ بتایا اور یہ اشعار پڑھنے لگے:

يَا غَافِلًا وَ الْجَلِيلُ يَحْرُسُه مِنْ

كُلِّ سُوْءٍ يَدُوْرُ فِي الظُّلَمِ

كَيْفَ تَنَامُ الْعُيُوْنُ عَنْ مَلِكٍ

يَأْتِيْكَ مِنْه فَوَائِدُ النِّعَمِ

ترجمہ: اے غافل! (اُٹھ) ربِّ جلیل (اپنے بندے کی) ہر اس برائی سے حفاظت کرتا ہے جو اندھیروں میں گھومتی ہے، پھر تیری آنکھیں اس مالکِ حقیقی سے غافل ہو کر کیوں سو گئیں جس کی طرف سے تجھے نعمتوں کے فائدے پہنچتے ہیں۔

نوجوان نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی زبانِ باا ثر سے جب یہ حکمت بھرے اشعار سنے تو وہ خوابِ غفلت سے جاگ گیا اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تائب ہو کر کہنے لگا: ''اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جب تو اپنے نافرمان بندوں کے ساتھ ایسا رحمت بھرا برتاؤ کرتا ہے تو اپنے اطاعت گزار بندوں پر تیری رحمت کی برسات کس قدر ہوتی ہوگی۔''

اس کے بعد وہ نوجوان ایک جانب جانے لگا تو میں نے اس سے پوچھا: ''اے نوجوان! کہاں کا ارادہ ہے؟'' اس نے کہا: ''اب میں جنگلوں میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کروں گا اور خدا کی قسم! میں آئندہ کبھی بھی دنیا کی رنگینیوں کی طرف اِلتفات نہ کروں گا اور شہر کی طرف کبھی بھی قدم نہ بڑھاؤں گا۔'' اتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان جنگل کی طرف روانہ ہوگیا۔

تھام لے دامن شاہِ لولاک تُو
سچّی تَوبہ سے ہو جائے گا پاک تُو
جو بھی دنیا سے آقا کا غم لے گیا
وہ تو بازی خدا کی قسم لے گیا

ہم کیوں پریشان ہیں؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مزید فرماتے ہیں کہ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہئے۔ مگر افسوس! آج ہماری اکثریت نیکی کے راستے سے دُور ہوتی جارہی ہے، شاید اِسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ کوئی بیمار ہے تو

کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگ دست و بے روزگار، کوئی اولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار۔ **اَلغَرَض** ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ (پ ۲۵، الشوری ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دنیا و آخرت کی ہر پریشانی کا حل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری میں ہے۔ منقول ہے: **مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَه** یعنی ''جو شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرماں بردار بن جاتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا کارساز و مددگار بن جاتا ہے۔''

(تفسیر روح البیان، سورۃ لقمان، تحت الایۃ: ۴ج ۷ ص ۶۴)

نماز کی برکتیں:

مسلمانوں کے لیے سب سے پہلا فرض نماز ہے مگر افسوس کہ آج ہماری مسجدیں ویران ہیں۔ یقیناً نماز دین کا ستون ہے، نماز **اللہ** تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے، نَماز سے رحمت نازِل ہوتی ہے، نَماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں، نَماز

بیماریوں سے بچاتی ہے۔نَماز دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے،نَماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے،نَماز اندھیری قبر کا چراغ ہے،نَماز عذاب قبر سے بچاتی ہے،نَماز جنت کی کُنجی ہے،نَماز پل صراط کے لیے آسانی ہے،نَماز جہنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے، نَماز میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔نَمازی کو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شَفاعت نصیب ہوگی اور نَمازی کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اسے بروزِ قیامت اللّٰہ تعالٰی کا دیدار ہوگا۔

بے نَمازی کا ہولناک انجام:

بے نَمازی سے اللّٰہ تعالٰی ناراض ہوتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نَماز چھوڑ دیتا ہے اُس کا نام جہنَّم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔نَماز میں سستی کرنیوالے کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، اُس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور اُس پر ایک گنجا سانپ مُسَلَّط کر دیا جائے گا نیز قیامت کے روز اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ واقعی نماز، روزہ و دیگر عبادات کی پابندی کے ساتھ ساتھ شراب و دیگر برائیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے مَدَنی

ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ چنانچہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے بے شمار گناہگاروں کوتوبہ کی توفیق ملی۔ چنانچہ،

شرابی، مبلغ کیسے بنا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ کھارادر کے مقیم اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: ہمارے علاقے میں ایک انتہائی بدکردار شخص رہائش پذیر تھا۔ وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے بہت بدنام تھا، لوگ اسے بہت سمجھاتے مگراس کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔ دیگر برائیوں کے ساتھ ساتھ دن رات شراب کے نشے میں بدمست رہا کرتا۔ اس کے شب وروز بحرِ گُناہ میں غوطہ زنی کرتے گزر رہے تھے کہ ایک دن کسی اسلامی بھائی نے اُسے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کی خوش نصیبی کہ وہ اجتماع میں شریک ہوگیا۔

جونہی اجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارقادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کاسنتوں بھرا بیان شروع ہوا وہ سراپا اشتیاق بن گیا۔ جب رقت انگیز بیان کی تاثیر کانوں کے راستے اس کے دل میں اُتری تو وہاں سے ندامت کے چشمے پھوٹ نکلے جو آنکھوں کے راستے آنسوؤں

کی صورت میں بہنے لگے۔خوفِ خدا کے سبب اس پر اتنی رِقّت طاری ہوئی کہ بیان کے ختم ہو جانے کے بعد بھی وہ بہت دیر تک سر جھکائے زار و قطار روتا رہا۔

پھر اس نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر حُضورغوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا۔اس نے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کر کے شراب کو ہمیشہ کے لیے ترک کرنے کا اِرادہ کرلیا۔اچانک شراب چھوڑنے کی وجہ سے ان کی طبیعت شدید خراب ہوگئی، کسی نے انہیں مشورہ بھی دیا کہ شراب یک دَم نہیں چھوڑی جاسکتی لہٰذا فی الحال تھوڑی بہت پی لیا کرو، تھوڑا سکون مل جائے گا پھر کم کرتے کرتے چھوڑ دینا،لیکن انہوں نے شراب پینے سے صاف انکار کر دیا اور تکلیفیں اٹھا کر شراب سے چھٹکارا پا ہی لیا۔ پانچوں نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کو اپنا معمول بنا لیا اور چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی شریف بھی سجالی۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول نے ان کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ دن بھر سنت کے مطابق سفید لباس میں ملبوس نظر آتے، ہفتے میں ایک دن علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شریک ہوتے۔ دعوتِ اسلامی کا مدَنی کام کرنے کی برَکت سے انہیں ایسی ملنساری نصیب ہوئی کہ جو کوئی ان سے ملتا، ان کا گرویدہ ہو جاتا۔

ایک دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی انہیں ہسپتال میں داخل کروادیا

گیا، کثرتِ قے واِسہال (دست) کی وجہ سے نڈھال ہو گئے۔ ان کی حالت دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ شاید اب صحت یاب نہ ہوسکیں گے۔ شام کے وقت اچانک بلند آواز سے کلمہ طیبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** پڑھا اور ان کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔ جب ان کے انتقال کی خبر علاقے میں پہنچی تو ان سے محبت رکھنے والا ہر اسلامی بھائی اداس اور مغموم دکھائی دینے لگا۔ اس مبلغِ دعوت اسلامی کے جنازے میں کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ **اُن کی نماز جنازہ ان کے پیرو مرشد، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه **نے پڑھائی۔** اسلامی بھائی مُرید کے جنازے پر مُرشد کی آمد پر فرطِ رشک سے اشکبار ہو گئے۔

اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

آمین بجاہِ النبی الکریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا ربّ! دل مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے
پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے ، اوروں کو بھی دِکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وُسعتِ صحرا دے
پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس مَحملِ خالی کو پھر شاہد لیلا دے
اس دور کی ظُلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغِ محبت دے جو چاند کو شرما دے
رِفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثُریا کر
خود داریٔ ساحل دے ، آزادیٔ دریا دے
بے لَوث محبت ہو ، بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر ، دل صورتِ مینا دے
احساس عنایت کر آثارِ مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے
میں بُلبلِ نالاں ہوں اِک اُجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں ، محتاج کو داتا دے !

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران حضرت مولانا محمد عمران عطاری سلمہ الباری کے تحریری بیانات

زیرِ طبع	طبع شدہ
﴿1﴾...... پیارے مرشد (کل صفحات 48)	﴿1﴾...... فیضانِ مرشد (کل صفحات 32)
﴿2﴾...... برائیوں کی ماں (کل صفحات 112)	﴿2﴾...... احساسِ ذمہ داری (کل صفحات 48)
زیرِ ترتیب	﴿3﴾...... جنت کی تیاری (کل صفحات 106)
﴿1﴾...... غیرت مند شوہر	﴿4﴾...... وقفِ مدینہ (کل صفحات 74)
﴿2﴾...... امیرِ اہلسنت کی دینی خدمات	﴿5﴾...... مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات 22)
﴿3﴾...... امیرِ اہلسنت اور دعوتِ اسلامی	﴿6﴾...... مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (52)
﴿4﴾...... صحابی کی انفرادی کوشش	﴿7﴾...... مدنی مشورے کی اہمیت (کل صفحات 32)
﴿5﴾...... پیر پر اعتراض منع ہے	﴿8﴾...... سود اور اس کا علاج (کل صفحات 92)
﴿6﴾...... ہمیں کیا ہوگیا ہے؟	﴿9﴾...... سیرتِ سیدنا ابو الدرداء رَضِیَ اللّٰہُ
﴿7﴾...... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول	تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات 75)
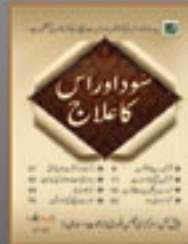
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ